عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

ملتان

لولاک

٦

جمادی الثانی

سنہ ۱۴۱۹ھ

اکتوبر

سنہ ۱۹۹۸ء

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۶/۲ ۳۵

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان
حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت
حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

اداریہ ——— ۳

عقیدہ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت ——— مولانا نور الحق نور ——— ۱۳

العرف الوردی فی اخبار المہدی ——— ترجمہ : مولانا قاری قیام الدین ——— ۲۷

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں ——— علامہ ابو ٹیپو الازہری ——— ۳۵

تاریخی تسلسل ——— تحریر : اعجاز احمد ——— ۳۷

جماعتی سرگرمیاں ——— ادارہ ——— ۵۱

تبصرہ کتب ——— ادارہ ——— ۵۶

اداریہ

افغان ایران جنگ کے بادل

حالیہ پاک ایران مذاکرات کی ناکامی کے بعد وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے وطن واپس پہنچنے پر بتایا کہ ایران نے افغانستان کے ساتھ متنازعہ امور طے ہونے تک اس کی سرحدوں سے اپنی فوجیں پیچھے ہٹانے سے انکار کردیا ہے۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ ایرانی حکومت کا موقف ہے کہ طالبان کی فتوحات میں پاکستان برابر کا شریک ہے اور فوجی امداد کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی بتایا کہ مزار شریف میں ایرانی قونصل خانہ کے ملازمین کے قتل میں پاکستان کے ملوث نہ ہونے کی یقین دہانی کے باوجود ایرانی حکومت کو قائل نہیں کیا جاسکا۔

پاک ایران تعلقات گذشتہ پچاس برس سے مثالی اور خوشگوار رہے ہیں۔ ایران پہلا برادر اسلامی ملک ہے جس نے عالمی برادری میں سب سے پہلے پاکستان کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ ۱۹۶۵ء ۱۹۷۱ء میں ایران نے پاک بھارت جنگوں میں پاکستان کی اخلاقی مدد کے علاوہ ہر طرح کی مدد کی تھی۔ مسئلہ کشمیر افغان مسئلہ کے علاوہ دیگر بین الاقوامی امور پر اب تک دونوں ملکوں میں ذہنی ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔ پاک ایران تعلقات کو سبوتاژ کرنے کی سامراجی کوششیں ناکام ہوتی رہیں۔ طالبان کی حالیہ مسلسل فتوحات اور ایرانی سفارت کاروں کے قتل پر ایران افغانستان کے تعلقات کا کشیدہ ہونا ایک فطری امر تھا۔ بالخصوص ایرانی سفارت کاروں کے قتل پر ایرانی حکومت نے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ طالبان کی فتوحات میں ایک ایسا درہ بھی شامل ہے جہاں سے طالبان کو وسیع مقدار میں اسلحہ کے ذخائر کا خزانہ ہاتھ آیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایرانی حکومت کو طالبان کے ہاتھ آنے والے اسلحہ کے ذخیرہ سے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ کہ یہ اسلحہ انہیں پاکستان سے پہنچایا گیا ہے۔ طالبان کی مسلسل فتوحات اگرچہ ایران کے لئے پریشانی کا باعث ہیں لیکن بعض مخصوص علاقوں کی فتح سے ایرانی حکومت کو جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں ایرانی سفارت کاروں کے قتل پر پاکستان کے سفارت خانے کے سامنے مظاہرین نے نہ صرف طالبان کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا' بلکہ پاکستانی قیادت اور حکومت کے خلاف بھی نعرے لگا کر احتجاج کیا گیا۔ قبل ازیں پاکستان چونکہ طالبان حکومت کو تسلیم کرچکا ہے یہ اقدام بھی ایران کی ناراضگی میں گرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایرانی سفارت کاروں کا قتل سفارتی آداب اور قواعد وضوابط کے خلاف ہے۔ اس اقدام کی قطعی حمایت نہیں کی جاسکتی۔ چونکہ افغانستان میں بدانتظامی اور حکومتی

سطح پر نظم ونسق مربوط نہیں۔ مارنے والے طالبان کو بھی ایرانی سفارت کاروں کا علم نہیں تھا۔ افغانستان میں طالبان کے قائد ملا عمر نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے ایرانی حکومت سے معذرت کی تھی۔ ایرانی حکومت کو حوصلہ مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس معذرت کو قبول کرلینا چاہیے تھا۔ لیکن ایرانی حکومت نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو ایران کے حوالہ کیا جائے۔ صورتحال اب اس قدر کشیدہ ہوچکی ہے کہ ایرانی فوجیں افغانستان کی سرحد پر مشقیں کررہی ہیں۔ جنگ کے بادل روز بروز گہرے ہوتے چلے جارہے ہیں۔ پاکستان نے ایران کی تسلی کی خاطر اعلان کیا ہے کہ دونوں ملکوں میں جنگ ہونے کی صورت میں پاکستان غیر جانب دار رہے گا۔

اسلامی برادری میں ایران افغانستان کشیدگی اور بڑھتے ہوئے جنگ کے خطرات پر تشویش پائی جاتی ہے۔ ایک سپر طاقت کی پوری کوشش اور خواہش ہے کہ دونوں اسلامی ملکوں کو آپس میں لڑا کر انہیں کمزور کیا جائے۔ روس کی شکست کے بعد افغانستان مسلسل خانہ جنگی کا شکار چلا آرہا ہے۔ طالبان نے افغانستان کا کنٹرول سنبھال کر صورتحال بہتر بنادی تھی۔ امن وامان اور اسلامی معاشرہ کے لحاظ سے افغانستان کو ایک مثالی اسلامی سٹیٹ بنایا جاسکتا ہے۔ فتوحات کے بعد اب طالبان کی گرفت پورے افغانستان پر مضبوط ہونے والی ہے۔ طالبان اور ان کے قائد ملا عمر جنہیں امیر المومنین کے نام سے پکارا جانے لگا ہے اگر وہ نظام حکومت وضع کرنے اور اسے کامیابی سے چلانے میں کامیاب ہوگئے تو افغانستان کو اسلامی ملکوں میں انفرادی حیثیت حاصل ہوجائے گی۔ اسلام دشمن طاقتیں یہ کیونکر برداشت کرسکتی ہیں کہ افغانستان میں پائیدار امن کے بعد ایک خالصتاً" اسلامی اور شرعی حکومت قائم ہوجائے۔ دوسری طرف ایران ایک سپر طاقت کی آنکھ کا کانٹا ہے۔ تمام تر اقتصادی پابندیوں کے باوجود ایران اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا ہے۔ یہ کاوش بھی انہیں سخت ناگوار ہے محبت اور جنگ میں دونوں گھر یکساں متاثر ہوتے ہیں۔ افغانستان اور ایران جنگ کی صورت میں نقصان دونوں ملکوں کو پہنچے گا۔ جبکہ فائدہ دشمنان اسلام کو ہوگا۔ پاکستان کو حکومتی سطح پر اور غیر سرکاری طور پر پاک ایران ممالک کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہیے۔ افغان اور ایران کشیدگی کو دور کرنے کے لئے بھی پاکستان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ افغان ایران جنگ سے سیاسی اور معاشی طور پر پاکستان پر بھی اثرات کے مرتب ہونے کا احتمال ہے۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط ۔۔۔۔۔۔ عجلت کیوں ؟

سی ٹی بی ٹی پر غور وخوض کرنے کے لئے بلایا جانے والا پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنے سے پہلے ختم ہوگیا۔ اپوزیشن نے اس مسئلہ پر بائیکاٹ کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ

داری قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اسی اجلاس میں وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نیوکلیئر ڈیٹرنٹ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا حصہ ہے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایٹمی صلاحیت سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک ناروا عائد شدہ پابندیاں ختم نہیں کی جاتیں ہم سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔ پارلیمنٹ سے باہر بھی دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کی جانب سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے خلاف شدید بیان بازی ہو رہی ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے گذشتہ دنوں اسلام آباد میں اس کے خلاف ایک مظاہرکیا اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے تو پارلیمنٹ سے ان کی لاشیں اٹھیں گیں۔

حکومتی جماعت نے شریعت بل پر بحث ادھوری چھوڑ کر سی ٹی بی ٹی پر بحث شروع کردی ہے۔ حکومتی جماعت کے پارلیمانی اجلاس میں وزیر خارجہ کی ناکام بریفنگ کے بعد ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بریفنگ کا اہتمام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حکومت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا چاہتی ہے۔ سیاسی حلقوں کا دعویٰ ہے کہ وزیراعظم دستخط کرنے کا فیصلہ کرچکے ہیں۔ یہ سبھی کچھ رسمی کاروائیاں ہیں۔ ہماری حکومت کو نہ جانے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے میں کیا عجلت ہے؟ بھارت نے ابھی تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں سوچا تک نہیں۔ ہماری طرح لوک سبھا میں بحث نہیں ہوئی۔ ایک ہم ہیں کہ پنجابی محاورہ کے مطابق " چور نالوں پنڈ کاہلی " کے مطابق وقت سے پہلے دستخط کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ دستخط کرنے کے لئے ابھی ایک سال کی میعاد موجود ہے۔ وزیراعظم میاں نواز شریف چاہتے تو یہ بلا اپنے گلے سے اتار پھینکتے یا کسی اور گلے کا انتظار کرتے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ امیرالمومنین قرار دیئے جانے کے بعد اقتدار اور اپنی حکومت کو دائمی سمجھنے لگے ہیں۔ عام طور پر ہمارے حکمرانوں نے اب تک ڈنگ ٹپاؤ پالیسی اختیار کئے رکھی ہے لیکن سی ٹی بی ٹی پر حکومت کی بے قراری پر افسوس ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد پابندیوں کا شکار ہوکر ہم اقتصادی بحران کا شکار ہیں۔ قومیں حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا کرتی ہیں۔ نامساعد حالات میں صبر واستقلال کا مظاہرہ کیا جانا چاہئے۔ اتنی جلدی ہاتھ کھڑے کردینے میں ہماری سبکی ہوگی۔ قومی غیرت اور ملی حمیت کو دھچکا لگے گا۔ ملکی مفاوات الگ مجروح ہوں گے۔

وزیراعظم میاں نواز شریف امریکہ کے سرکاری دورہ پر نکل پڑے ہیں۔ امریکی صدر کلنٹن سے ملاقات اور مذاکرات ان کے دورے کا حصہ ہیں۔ وزیراعظم کو اپوزیشن کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہوں نے سی ٹی بی ٹی کی پرزور مخالفت کرکے اور پارلیمنٹ میں اجلاس کا بائیکاٹ کرکے سیاسی طور پر وزیراعظم کے ہاتھ اور موقف کو مضبوط کردیا ہے۔ اب انہیں امریکی صدر سے سودا بازی کرنے میں آسانی رہے گی۔ دیگر صورت

پاکستانی وزیراعظم دباؤ کا شکار رہتے۔ وہ امریکی حکومت کو احساس دلاسکتے ہیں کہ پوری قوم سی ٹی بی ٹی کے خلاف ہے۔ اپوزیشن اور مذہبی جماعتوں نے پیشگی ردعمل کا مظاہرہ پیش کردیا ہے۔ میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو ایک اچھا موقع ہاتھ آیا ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ آزاد و خود مختار ملک کے سربراہ کی حیثیت سے نکل کر اپنا موقف پیش کریں۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط ہمیں یقیناً" مہنگے پڑیں گے۔ اس سے ہمارے ہاتھ بندھ جائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ دفاعی تحفظ اور اقتصادی مدد کے بغیر معاہدے پر دستخط نہ کئے جائیں۔ اب وزیراعظم پاکستان کو واضح الفاظ میں امریکی صدر کو پاکستان کے خلاف معاندانہ رویہ اور روا رکھی گئی ناانصافیوں میں احتجاج کرنا چاہئے۔ امریکہ نے معاہدہ کے باوجود نہ تو ایف ۱۶ طیارے پاکستان کو دیئے ہیں اور نہ ہی رقم واپس کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وزیراعظم کو اس ملاقات میں بتادینا چاہئے کہ :

(۱) امریکہ کلنٹن پریسلر اور کلنٹن ترمیم ختم کرکے پاکستان کو اس کا حق ادا کرے۔ ورنہ پاکستان اس معاہدہ پر دستخط کرنے سے قاصر ہے۔

(۲) مسئلہ کشمیر جو کہ پاکستان اور بھارت کے مابین ایک مستقل مسئلہ ہے اسے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ اور وادی جموں وکشمیر میں بھارتی مظالم بند کرائے جائیں۔

(۳) جب تک پاکستان کو نیوکلیئر کلب اور سلامتی کونسل میں بھارت کے برابر درجہ نہ دیا جائے اور یہ کہ جب تک بھارت پہلے سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرتا۔ پاکستان بھی دستخط کرنے سے عاجز رہے گا۔

سی ٹی بی ٹی پر حکومت نے رائے عامہ کو ہموار کرنے' سیاسی راہنماؤں کو رام کرنے اور حکومتی جماعت کے ارکان کو اعتماد میں لینے کی بہت کوشش کی۔ دینی مذہبی جماعتوں اور ان کے قائدین نے اس مسئلہ پر خاصا ہیجان خیزی کا مظاہرہ کیا۔ وزیراعظم کے ہاتھ یہ ہتھیار خاصا موثر رہے گا۔ اور وہ اسے دورہ امریکہ میں بطور کارڈ استعمال کرسکیں گے۔

نفاذ شریعت کا اعلان

۲۸ اگست کا دن اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس روز وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی میں قرآن وسنت کو بطور سپریم لا قبول کرنے کا اعلان کردیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ نظام بدل کر قرآن وسنت کی بالادستی کو قائم کریں گے۔ بعد ازاں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام قومی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے عہد کیا کہ وہ ملک میں شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں۔ انہوں نے مشائخ اور

علماء سے اپیل کی کہ وہ شریعت کی مخالفت کرنے والوں کا ناطقہ بند کریں۔

قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لا قرار دینے اور اسلامی نظام نافذ کرنے کا مطالبہ ایک مدت سے کیا جارہا ہے۔ دینی حلقوں کی جانب سے اب یہ مطالبہ زور پکڑ گیا تھا۔ جنرل ضیاء الحق کی حالیہ برسی کے موقع پر حکمران جماعت کے رہنما اعجاز الحق نے بھی یہی مطالبہ دہرایا تھا کہ ہم نے سارے نظام آزما کر دیکھ لئے 'اب ہمیں اللہ تعالیٰ کو بھی آزما کر دیکھ لینا چاہئے۔ وزیراعظم کے والد میاں محمد شریف ذاتی طور پر کچھ عرصہ سے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے نفاذ شریعت کے اعلان کا اصرار کررہے تھے۔ صدر پاکستان محترم محمد رفیق تارڑ نے بھی چند ایک مواقع پر اس جانب اشارہ دیا تھا۔ وزیراعظم کے نفاذ شریعت کے اعلان کے ساتھ ہی حکومتی شریعت بل کے حوالہ سے پندرہویں ترمیم سے متعلق حمائت میں جھگڑ اور مخالفت میں طوفان اٹھ کھڑے ہوئے۔ حکومت نے شریعت بل اس وقت پیش کیا جب وہ سینٹ میں اپنی اکثریت کھو چکی ہے۔ قومی اسمبلی کے فورم پر حکومتی جماعت دو تہائی اکثریت سے محروم نظر آتی ہے۔ علاوہ ازیں دو صوبوں میں حکومتی جماعت کے اقتدار کی حصہ داری بھی غفرلہ ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ ان مخدوش حالات میں سیاسی جماعتوں کے قائدین نے نفاذ شریعت کی آڑ میں پندرہویں ترمیم کو ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے حسب ذیل خدشات کا اظہار کیا ہے۔

(۱) شریعت بل کے ذریعہ حکومت اختیارات میں اضافہ چاہتی ہے۔

(۲) حکومت اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتی ہے۔

(۳) حکومت اس بل کے ذریعہ عدالتوں کے اختیارات سلب کرنا چاہتی ہے۔

(۴) عملاً" آئین کا خاتمہ کرکے مطلق العنانیت اختیار کرنا چاہتی ہے۔

(۵) فیڈریشن کو نقصان پہنچا کر صوبوں کے حقوق غصب کرنا چاہتی ہے۔

(۶) اقلیتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا چاہتی ہے۔

(۷) فوری سماعت کی عدالتوں کے ذریعے اپنے مخالفین کو کچلنا چاہتی ہے۔

قرآن وسنت کو بطور سپریم لا قبول کئے جانے کا عوامی سطح پر خیر مقدم ضرور کیا گیا ہے۔ لیکن دینی حلقوں کی جانب سے مسلسل خدشات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ سیاسی لوگوں کی اپنی مخصوص رائے ہوتی ہے۔ وہ سیاست میں دوسرے کو طاقت ور دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمان گروپ نے مشروط طور پر شریعت بل کی حمائت کا اعلان کیا ہے۔ جہاں تک حکومتی شریعت بل کے مسودہ کا تعلق ہے وہ تضادات اور پیچیدگیوں کا شکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی حلقے اس مسودہ پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے

ہوئے اسے غیر تسلی بخش قرار دے رہے ہیں۔

دلوں کے بھید اور نیتوں کے راز اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ نفاذ شریعت کے ضمن میں دینی مذہبی حلقے اس لئے بھی اعتماد نہیں کر رہے کہ ماضی میں حکومت نے محض نفاذ شریعت کے نعرے کو استعمال کیا اور اس پر عملاً" کوئی کارکردگی نہیں دکھائی۔ بے نظیر بھٹو کے دور میں متفقہ شریعت بل کی حمائت میں میاں نواز شریف بھی پیش پیش تھے۔ لیکن انہیں جونہی اقتدار ملا ان کی حکومت نے شریعت بل کو نہ جانے کس کولڈ سٹوریج میں رکھ کر فراموش کردیا۔ اب اگر حکومت نفاذ شریعت میں مخلص ہوتی تو اسے اس طرح کا سرکاری شریعت بل پیش کرنے کی بجائے کم از کم مستند علماء فقہی سکالروں اور شریعت کے ماہرین کے ذریعہ متفقہ اور جامع مسودہ تیار کرکے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرنا چاہئے تھا۔ اب جو شریعت بل کا مسودہ پیش کرکے حکومت نے خفت اٹھائی ہے اس سے بچا جاسکتا تھا۔ جب یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تو ارکان پارلیمنٹ اور حکومتی جماعت کے اکثر ممبران اور حلیف جماعتوں کے راہنماؤں کا مجموعی تاثر یہ تھا کہ حکومت کو کم از کم پارلیمانی پارٹی اور اتحادی جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہئے تھا۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں ۲۳۹ کے تحت وزیراعظم اختیارات کاملہ چاہنے کے علاوہ اقتدار کی طوالت بھی چاہتے ہیں۔ وزیراعظم شریعت کے نفاذ کی آڑ میں یہ سبھی کچھ کرنا چاہتے ہیں تو یہ قوم کو دھوکہ دینے اور شریعت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہوگا۔

پاکستان کا دستور اسلامی ہے۔ قرارداد مقاصد آئین کا حصہ ہے۔ آئین میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔ ان حالات میں آئین میں ترمیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ شریعت کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں نظریاتی کونسل کی سفارشات سے بھی مقصد پورا کیا جاسکتا تھا۔ یہ ذمہ داری نظریاتی کونسل کو سونپی گئی تھی کہ وہ موجودہ قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے تجاویز پیش کرے۔ اس میں شک نہیں کہ کونسل یہ ذمہ داری بطریق احسن پوری کرچکی ہے۔ تمام قوانین پر اپنی حتمی رپورٹ مکمل کرچکی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو کونسل کو بائی پاس کرکے حکومت نے حالیہ شریعت بل پیش کرکے غیر دانش مندانہ فیصلہ کیا ہے۔ نظریاتی کونسل کی سال ہا سال کی محنت اور مختلف مکاتب فکر کی متفقہ سفارشات کو نظرانداز کرکے سرکاری بل کیسے موثر اور معتبر سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر حکومت نے نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنانا تھا تو پھر لاکھوں روپے کے بجٹ سے چلائے جانے والے اس ادارہ سے اور کیا کام لیا جائے گا؟۔

حکومت کے نفاذ شریعت کے بل کے مسودہ میں یہ صراحت کہیں نظر نہیں آتی کہ قرآن وسنت کو بطور سپریم لاقبول کرنے کے بعد وہ کون سی اتھارٹی ہوگی جو یہ طے کرے گی کہ کون سا قانون قرآن وسنت کے موافق

ہے اور کون سا قرآن وسنت کے متصادم ہے۔ کیا یہ اتھارٹی پارلیمنٹ کے ممبران پر مشتمل ہوگی۔ حکومتی جماعت کے ارکان کو چنا جائے گا۔ اسی بات کا فیصلہ بیورو کریسی کرے گی یا اوقاف کے علماء سے یہ کام لیا جائے گا؟ سب سے زیادہ پریشان پہلو نفاذ شریعت کے ضمن میں جس پر بہت کم غور کیا گیا ہے کہ موجودہ سیٹ اپ نظام حکومت' انتظامی امور میں نفاذ شریعت پر عمل درآمد کون کرائے گا؟ کیا ذی شعور شہری یہ تسلیم کرتے ہیں کہ نفاذ شریعت کے عمل میں پولیس صحیح کردار ادا کرے گی؟ بیورو کریٹس اس معیار پر پورا اتریں گے۔ کیا عدلیہ اس آزمائش میں سرخرو ہوسکے گی۔ موجودہ حالات میں جب کہ تمام حکومتی ادارے اور زندگی کے تمام شعبے کرپشن کا شکار ہوچکے ہیں۔ شریعت نافذ کرنے والے خود نادہندگان میں شامل ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ نفاذ شریعت کا تجربہ کامیاب ہو۔ اگر حکومت اور بالخصوص میاں نواز شریف نفاذ شریعت میں مخلص ہیں یا کوئی اور جماعت اس مشن میں اخلاص رکھتی ہے' تو جب تک بے رحمانہ احتساب' صفائی اور مواخذہ نہ ہوگا۔ نفاذ شریعت کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکے گی۔

عزیزم اورنگ زیب اعوان کو صدمہ

خوشی اور غم کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کہیں شہنائیاں بجتی ہیں تو کہیں جنازوں پر گریہ زاری' آہوں اور سسکیوں کے دلخراش مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جس طرح حیات حقیقت ہے اس طرح موت بھی اٹل حقیقت ہے۔ موت ہر ایک کے لئے ہے' فرق باری کا ہے۔ کوئی پہلے ہے تو کوئی بعد میں' لیکن اس سے چھٹکارا نہیں۔۔۔۔۔۔ انسان بے بس ہے۔

؎ لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

معاشرتی زندگی میں آئے روز سانحات ارتحال پیش آتے ہیں۔ جنازوں میں شرکت' پسماندگان ولواحقین سے تعزیت روز مرہ زندگی کا معمول بن گئے ہیں۔ گذشتہ ماہ یکے بعد دیگرے کچھ ایسے سانحات غم پیش آئے جنہوں نے دل ودماغ پر گہرے اثرات چھوڑے۔ ۲۳ اگست بروز اتوار ہری پور ہزارہ میں میرے پھوپھی زاد بھائی افتخار احمد کی شادی تھی۔ جو گذشتہ پانچ برس سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہے۔ مذہبی لگاؤ کی بدولت بیت اللہ میں صفائی کے عملہ میں شامل ہے۔ اس کام کو ملازمت نہیں عبادت سمجھ کر سرانجام دے رہا ہے۔ راقم کسی وجہ سے اس کی شادی میں شریک نہ ہوسکا۔ اسی روز ۱۲ بجے دوپہر عزیزم اورنگ زیب اعوان سابق مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے والد محترم صوفی غلام سرور کی وفات کی اطلاع بذریعہ ٹیلی فون ملی۔ راقم کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تھا۔ دو بجے واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ آج ہی ۸ بجے شب نماز جنازہ رکھی گئی

ہے۔ گھروالوں نے کہا کیا اچھا ہوتا آپ پہلے چلے جاتے بھائی کی خوشی اور برخوردار کے غم دونوں میں شرکت کرلیتے۔ میں اپنی عادت کے مطابق موت کے غم کو کسی بھی طرح کی خوشی پر ترجیح دیتا ہوں۔ عزیزم اورنگ زیب اعوان کا تعلق بھی ہری پور ہزارہ سے ہے۔ موصوف نیک سیرت' نیک صورت اور بااخلاق نوجوان ہیں۔ میرے ساتھ ان کے گذشتہ چودہ برس سے نیازمندانہ تعلقات ہیں۔ اس تعلق خاطر کی بنا پر ان کے والد مرحوم کے جنازہ میں شرکت ناگزیر تھی۔ چنانچہ بعد نماز ظہر راقم اہلیہ اور بیٹے شاہد محمود کے ہمراہ اپنی گاڑی پر روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وقت کم اور فاصلہ زیادہ ہونے کے باوجود ہم لوگ آٹھ بجے شب محلّہ گجر موہڑہ رنگیلا روڈ ہری پور میں مرحوم کی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ جہاں ایک جم غفیر مرحوم کے آخری دیدار کے لئے جمع تھا۔ ہمارے پہنچنے کے فوری بعد نماز جنازہ آہوں سسکیوں آنسوؤں خواتین کی آہ وبکا میں اٹھایا گیا۔ کانڈلاں کے قدیمی قبرستان میں ریلوے لائن کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازہ میں علاقہ بھر کے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ہری پور ہزارہ کے علماء اور دینی سماجی راہنماؤں کی کثیر تعداد بھی جنازہ میں موجود تھی۔ عزیزم اورنگ زیب اعوان اور ان کے عزیز واقارب کے اصرار پر راقم نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض حضرات کی خواہش پر راقم نے مختصر بیان بھی کیا۔ شب 9:30 صوفی غلام سرور کو نمناک آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقع پر حکیم عبدالرشید خلف الرشید حکیم عبدالسلام مرحوم خطیب ہزارہ مولانا قاری بشیر احمد ------- حکیم محمد یونس راولپنڈی مبلغ اسلام آباد عزیزم مولانا قاضی احسان احمد سے ملاقات ہوئی۔ راقم کو اگلے روز ایک ضروری کام تھا۔ اس لئے رات گیارہ بجے ہری پور ہزارہ سے روانہ ہوئے اور صبح ساڑھے پانچ بجے واپس لوٹ آئے۔ صوفی غلام سرور مرحوم ومغفور کا ہمارے اکابرین بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ' مولانا محمد علی جالندھری ؒ کے ساتھ تعلق تھا۔ راقم جب بھی ہری پور ہزارہ جاتا ان سے ملاقات کے لئے حاضری ضروری تھی۔ ان کا حکم بھی تھا کہ آپ جب آبائی وطن تشریف لائیں ضرور مل کر جایا کریں۔ مرحوم کی ہری پور ہزارہ کے مین بازار میں ایک چھوٹی سی دوکان تھی جس سے ان کا روزگار وابستہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائی تھی۔ گذشتہ ماہ اپریل ۱۹۹۸ء میں اورنگ زیب اعوان کی شادی خانہ آبادی ہوئی تھی۔ تب مرحوم بیمار تھے لیکن طبیعت سنبھلی ہوئی تھی' چہرہ پر بشاشت تھی۔ تاہم اورنگ زیب اعوان کا کہنا تھا کہ یہ ہماری خاندانی روایت ہے کہ ہمیں خوشی راس نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کو شاید یہی منظور تھا۔ مرحوم چار ماہ بعد اپنے بچوں سمیت خاندان والوں کو داغ مفارقت دے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی کے جواں بیٹے کی موت

مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینئر مبلغ ہیں ان کا شمار اکابرین کے دیرینہ رفیقوں میں سے ہوتا ہے۔ فیصل آباد کے نواحی دیہاتوں اور قرب وجوار کے علاقوں میں شاہ صاحب کی احتساب مرزائیت کے ضمن میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ سید ممتاز الحسن شاہ راقم پر شفقت فرماتے ہیں۔ ان سے بہت کچھ سیکھنے اور پانے کا موقع ملا۔ خاص طور پر یاد رفتگان کا سلسلہ بطور خاص انہیں سے منسوب ہے۔ شاہ صاحب آج کل شوگر اور عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ اس مرض نے انہیں خاصا کمزور کردیا ہے۔ دل کی بیماری اور بڑھاپے میں انہیں جواں سالہ بیٹے محمد اجمل کی ناگہانی اور حادثاتی موت کا سانحہ پیش آیا۔ ۲۹ اگست بروز اتوار محمد اجمل اپنے ٹریکٹر پر گاؤں واپس آرہا تھا۔ کہ موڑ کاٹتے ہوئے اپنے ہی ٹریکٹر کے نیچے آکر جاں بحق ہوگیا۔ مجھے عیسیٰ بھٹی صاحب کی معرفت رات کو یہ افسوس ناک خبر ملی۔ شاہ صاحب کے گاؤں وزیر والا نزد (گٹ والا) ٹیلی فون کرتا رہا لیکن رابطہ نہ ہوسکا۔ صبح 8:30 شاہ صاحب نے خود ہی اطلاع دی کہ ۱۰ بجے جنازہ رکھا گیا ہے ابھی میں جانے کی تیاری میں تھا کہ کراچی سے چوہدری محمد اقبال نے ٹیلی فون پر ملک محمد خان کے انتقال کی خبر سنائی۔ اس دہرے صدمے کے باعث کچھ دیر کے لئے ذہن ماؤف ہوگیا۔ راقم وزیر والا پہنچا تو عزیزی محمد اجمل مرحوم کے جنازہ کی چارپائی اٹھائے سوگواروں کا ہجوم میدان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاہ صاحب شدت غم سے نڈھال تھے۔ ملتے ہی حکم دیا کہ نماز جناہ سے پہلے آپ کچھ بیان کریں۔ ایک جنازہ میرے سامنے تھا دوسرے جنازے میں شرکت کے لئے سوچ بچار کے تانے بانے ذہن میں بن رہا تھا۔ شاہ صاحب کے اصرار پر مختصر خطاب کیا۔ مرحوم اجمل نیک سیرت تابعدار ملنسار خوش اخلاق نوجوان تھا۔ فرسٹ ائر کا طالب علم تھا۔ جواں مرگ کے باعث ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ جنازہ میں شریک تھے۔ جواں اولاد کی موت کا صدمہ والدین کے لئے سوہان روح بن جایا کرتا ہے۔ ایسے صدمات وسانحات بوڑھے ماں باپ کو جیتے جی ماردیتے ہیں۔ میں نے جب واپسی کے لئے شاہ صاحب سے اجازت چاہی تو ان کے لرزتے ہاتھوں سے ان کی اندرونی جسمانی کیفیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ میں نے شاہ صاحب کے مرجھائے چہرے پر نظر ڈالی تو یوں محسوس ہوا جیسے شاہ صاحب کہہ رہے ہوں۔

ے چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

ملک محمد خان (کراچی) کا سانحہ ارتحال

آخر ملک محمد خان بھی داغ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون •

ہے کس کی بنی ہے اس عالم ناپائیدار میں

ملک محمد خان کا سانحہ ارتحال بھی ۲۹ اگست کو ہی پیش آیا۔ ملک صاحب مرحوم والد گرامی مولانا تاج محمود رحمہ اللہ کے خاص عقیدت مندوں میں تھے۔ والد صاحب کی وفات سے تقریباً" دو برس قبل ملک محمد خان فیصل آباد سے کراچی چلے گئے تھے۔ مرحوم نیو ملک فارورڈنگ ایجنسی سے وابستہ ہو گئے۔ ذاتی اثر و رسوخ' روایتی اخلاص' ملنساری اور سچے خلوص کے باعث انہوں نے کراچی میں اپنا حلقہ بنالیا تھا۔ ملک صاحب گڈز ایسوسی ایشن کراچی کے نائب صدر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار خوبیوں اور صفات سے نواز رکھا تھا۔ ان کی شبانہ روز محنت' کارکنوں سے محبت ملازموں سے حسن سلوک کے باعث نیو ملک فارورڈنگ ایجنسی ترقی سے ہمکنار ہوگئی۔ ملک صاحب ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھتے تھے اور بنیادی طور پر درد دل رکھنے والے انسان تھے۔ والد گرامی سے عقیدت اور راقم سے شفقت اور محبت کا رشتہ ملک محمد خان مرحوم نے آخری وقت تک قائم رکھا۔ جب بھی فیصل آباد تشریف لاتے پرانی یادوں کے تازہ کرتے۔ ان کی بے پناہ محبت شفقت اور خلوص زندگی بھر نہ بھلایا جاسکے گا۔ مرحوم بلاشبہ ایک عظیم انسان تھے۔ مجھے ملک محمد خان کے انتقال کی اطلاع صبح 30 : 8 ملی تھی۔ سید ممتاز الحسن شاہ کے بیٹے کے جنازے سے فارغ ہو کر گھر آیا تو 30 : 11 بج چکے تھے۔ کراچی پہنچنے کی سبیل سوچنے لگا۔ پی آئی اے کی فلائیٹ 30 :10 بجے کراچی جاچکی تھی۔ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ائرپورٹ کی فلائٹ براستہ لاہور 30 : 1 بجے دوپہر روانہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمادی۔ ایک بجے ائرپورٹ پہنچا تو حاجی سردار صاحب بھی ملک صاحب کے جنازہ میں شرکت کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ جہاز میں داخل ہوئے تو ملک عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے صاحبزادے بھی غم کی تصویر بنے بیٹھے تھے۔ ہمیں کراچی ائرپورٹ سے لینے کے لئے ممتاز تاجر رہنما جناب محمد نواز وہرہ کے بھائی ذوالفقار وہرہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ مغرب سے کچھ دیر پہلے ہم ملک محمد خان کی رہائش گاہ واقع ہاکس بے پہنچ گئے۔ ساتھی آنسو بہا رہے تھے۔ ملک محمد خان کی میت آخری دیدار کے لئے گھر کے بیرونی صحن میں رکھی ہوئی تھی۔ نماز مغرب کے بعد ملک صاحب کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور قریبی قبرستان میں 30 : 9 شب انہیں دوستوں نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ پتھریلی زمین کی خاک کے سپرد کردیا یوں ملک محمد خان اپنی انمول یادیں چھوڑ کر دوستوں عزیز و اقارب اور اپنے چھوٹے بچوں کو روتا چھوڑ کر ایسے طویل سفر پر روانہ ہوگئے جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا کرتا۔

کل من علیہا فان

عقیدہ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت

تحریر: مولانا نورالحق نور

پوری دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی سیدالمرسلین خاتم النبیین محمد عربی ﷺ ہی کی ذات اقدس واطہر ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کے خلاف کسی بھی اسلامی مملکت میں تبلیغ کی اجازت اور گنجائش کسی بھی صورت میں نہیں پاکستان جیسی نظریاتی مملکت جس کے آئین میں پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام درج ہے اسی آئین میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اس ضرورت کے پیش نظر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام نے ۷۴ء کے متفقہ فیصلے کے سلسلہ میں قانون سازی کی خاطر مسلسل جدوجہد کی جس کے نتیجہ میں ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء کو مرحوم ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ دے کر اس کے خلاف کام کرنے کے جرم کو قابل سزا جرم قرار دینے کا اعلان کیا۔ جس پر پاکستانی مسلمانوں نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور عالم اسلام کے مسلمانوں نے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو مبارک باد کے پیغامات بھیجے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ سے منکرین ختم نبوت کے ناپاک منصوبے خاک میں ملے ان کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی اور ان کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ انہوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خاتمے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے اس سلسلہ میں مشہور قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن اور ار کے دو انی ساتھیوں نے پٹیشن نمبر ۱۷/ آئی ۱۹۸۴ء اور لاہوری مرزائی کیپٹن (ر) عبدالواحد اور اس کے ایک ساتھی نے پٹیشن نمبر ۲ ایل ۱۹۸۴ء کے ذریعہ وفاقی شرعی عدالت میں یہ موقف اختیار کرتے ہوئے کہ یہ آرڈیننس قرآن وسنت کے خلاف ہے اسے چیلنج کردیا عدالت میں ایک ماہ تک اس کیس کی سماعت جاری رہی مسلم وکلا جناب حاجی محمد غیاث صاحب اٹارنی جنرل پاکستان جناب ایم بی زمان صاحب سابق ایڈووکیٹ جنرل پاکستان جناب ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ اور جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ جناب حاجی محمد غیاث صاحب اور ایم بی زمان صاحب نے اس آرڈیننس کے قانونی پہلوؤں پر بحث کی۔ جناب ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی نے قادیانی مذہب کے بنیادی عقائد انہی کی کتابوں سے پیش کرتے ہوئے دلائل دیئے۔

جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب نے ظفر علی راجہ ایڈووکیٹ کی معاونت سے قادیانی مذہب کے شریعت اسلامیہ سے متصادم ہونے کے تحریری دلائل پیش کئے قادیانی وکلاء مجیب الرحمن اور کیپٹن (ر) عبدالواجد اور ان کے ساتھیوں نے مکمل تیاریوں کے ساتھ اپنے دلائل پیش کئے۔ جناب جسٹس فخرعالم صاحب' جناب جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب' جناب جسٹس غلام علی ملک صاحب اور جناب جسٹس عبدالقدوس صدیقی صاحب نے مقدمہ کی مکمل سماعت کی اور ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء کو جناب جسٹس فخرعالم صاحب نے بحیثیت چیف جسٹس ایک نہایت ہی مفصل فیصلہ قادیانی مذہب کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لاتے ہوئے متفقہ طور پر تحریر کیا جو اردو ایڈیشن کے تقریباً" ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس فیصلہ میں امتناع قادیانی آرڈیننس کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ قرار دے کر قادیانیوں کی درخواست کو مسترد قرار دیا گیا ہے۔ دیکھئے PSC 88 - P - L - D 1985 قارئین کے لئے فیصلے کے اس حصے کو پیش کیا جارہا ہے جس میں معزز عدالت نے ختم نبوت کے موضوع پر بحث کی ہے جو اردو کتاب کے ۲۴ صفحات پر پھیلی ہوئی عدالتی بحث ہے اس کو پڑھئے اور اپنے ایمانوں کو تازگی بخشئے۔

اس درخواست میں اٹھائے گئے نکات اور زیر بحث آرڈیننس کی مختلف دفعات کے اثرات کی تفصیل میں جانے سے پہلے مناسب ہوگا کہ مسلمانوں کے ہاں حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے عقیدے پر روشنی ڈالی جائے کیونکہ مسلمانوں اور احمدیوں کے مابین اختلاف کا مرکزی نکتہ یہی ہے اور یہی دوسری دستوری ترمیم مجریہ ۱۹۷۴ء (ایکٹ نمبر ۴۹ مجریہ ۱۹۷۴ء) جس کے مطابق احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا کی اساس ہے۔

تمام مکاتب فکر کے مسلمان حضرت محمد ﷺ کی قطعی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسے ایمان کا جزو سمجھتے ہیں۔ یہ اجماعی عقیدہ قرآن کریم کی آیت نمبر ۴۰ر۳۳ پر مبنی ہے۔ یہاں یہ آیت اپنے معنی اور تشریحات کے ساتھ درج کی جاتی ہے:

" ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما • "

" محمد ﷺ تم میں سے کسی شخص کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ "

لفظ خاتم النبیین کی تعبیر و تشریح شروع ہی سے ہوتی آئی ہے۔ خود حضور ﷺ کی احادیث میں اس کی تفسیر موجود ہے۔ نیز قرآن کریم کے مفسرین فاضل علماء اور ممتاز فقہاء اس کی تشریح کرچکے ہیں۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ اسے خاتم النبیین بھی پڑھ سکتے ہیں۔ خاتم کا معنی ختم کرنے والا ہے۔ اس امر میں کوئی اختلاف رائے نہیں

کہ اگر لفظ خاتم النبیین ہو تو اس کے معنی ہوگا وہ جس کی نبوت پر سلسلہ نبوت ختم ہوتا ہے۔

خاتم کا معنی مہر اور خاتم النبیین کا معنی نبیوں پر مہر ہوگا۔ اس کا مسلمہ اور اجماعی مفہوم یہ ہے کہ وہ آخری نبی جو نبوت پر مہر دیتا ہے اور جس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور نبیوں کی آمد کا اختتام قطعی ہے۔ یہی معنی مرزا صاحب نے قبول کیا تھا۔(ازالہ اوہام' حصہ دوم' ۵۱۱) تاہم اپنے دعویٰ نبوت کے بعد انہوں نے اس لفظ کے معنی تبدیل کر لئے اور اس کا مطلب یہ نکالا کہ جن نبیوں کا بعد میں آنا مقدر ہے' ان کی آمد کے لئے حضرت محمد ﷺ کی مہر' جس کا معنی یہ ہے کہ نبیوں کی آمد کا سلسلہ منتہی اور بند نہیں ہوا بلکہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبی بن کر آئے گا' وہ لازماً" ان کی مہر ہی سے آئے گا۔ منشا یہ ہے کہ وہ انہی کی منظوری کی مہر سے نبی بن کر اس دنیا میں قرآن وسنت پر مشتمل ان کی شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

یہ تعبیر' جیسا کہ اوپر واضح ہوا' قطعی ختم نبوت کی اس تفسیر سے انحراف ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے اور جس کی جھلک خود مرزا کی پہلی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔

اس آیت میں لفظ خاتم دو طرح پڑھا گیا ہے۔ یعنی خاتَم اور خاتِم۔ ابن امیر اور عاصم خاتم (ت پر فتحہ یعنی زبر کے ساتھ) پڑھتے ہیں۔ اس شکل میں یہ اسم ہے جس کا معنی آخری ہے اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ دوسرے اسے خاتم (ت کے نیچے کسرہ یعنی زیر کے ساتھ) پڑھتے ہیں جو اسم فاعل ہوگا اور اس کا معنی ختم کرنے والا ہے۔ اس شکل میں خاتم النبیین (سلسلہ) انبیاء کو ختم کرنے والا ہوگا۔ یعنی جس پر نبوت ختم ہو گئی۔ (معالم التنزیل از امام بغوی" جلد ۴ صفحہ ۲۱۸) لسان العرب میں ہے کہ ختم کا معنی ختم کرنا ہے کہا جاتا ہے کہ ختم اللہ امرہ بالخیر (اللہ اس کا معاملہ بھلائی پر ختم کرے) ہر چیز کی انتہاء کو خاتم کہتے ہیں اس کی جمع خواتم ہے اور معنی خاتمے ہوگا۔ فراء کہتے ہیں کہ خاتم اور خاتم مترادف ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ گرامر کی رو سے پہلا اسم ہے اور دوسرا اسم فاعل ہے۔ خاتم اور خاتم رسول اللہ ﷺ کے نام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ آیت ۴۰ ہر ۳۳ میں فرماتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین ہے جس کا معنی آخری نبی ہے۔ ختم کا معنی روکنا بھی ہے۔ اس کا عمومی مفہوم یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کو دوسری اشیاء میں ملنے سے بچانا۔ خاتم کا معنی مہر لگانا بھی ہے یعنی کسی دوسری چیز کو مہر شدہ چیز میں ملنے سے بچانا۔ خاتم کا معنی انگوٹھی بھی ہے۔ (جلد ۱۲' ص ۵۳' ۵۵)

الراغب کہتے ہیں کہ ختم اور طبع کا معنی کسی چیز کو کندہ کرنا اور چھاپ اور مہر سے ثبت کرنا ہوتا ہے۔ پہلا لفظ کبھی کبھی مجازاً" اپنے آپ کو کسی چیز سے بچانے یا محفوظ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ محفوظ کرنے کے مفہوم سے ہی تحریروں اور دروازوں پر مہر لگانے کا مطلب نکلتا ہے اور کبھی ایک چیز سے دوسری چیز پر

نقش یا اثر لگانے کے معنی میں۔ اسی سے چھاپ یا مہر سے مہر لگانا ہے اور کبھی اس کا مفہوم (کسی چیز کے) اختتام پر پہنچنا ہوتا ہے۔

ختم علی قلبہ (اس کے دل پر مہر لگادی) کا مفہوم یہ ہے کہ اسے بے سمجھ بنادیا یا اس کے دل ودماغ کو ناکارہ کردیا۔ (لین لفظ ختم)" ختم اللہ علی قلوبھم " (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی) اور " طبع اللہ علی قلوبھم " (اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگادیا) اللہ تعالیٰ کے اس دستور کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان جب عقیدہ باطلہ اور معاصی کے ارتکاب میں آخری حدوں کو چھونے لگتا ہے اور حق قبول کرنے سے کلیتہً غافل ہوجاتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ وہ معاصی کو پسند کرتا ہے اور گناہوں کا پختہ عادی ہوکر رہ جاتا ہے یوں گویا اس کے گندے کردار کی اس پر مہر لگادی گئی۔ (دیکھئے مفردات امام راغب اصفہانی ص ۱۴۳ دیکھئے لین لفظ ختم) خاتم النبین کا معنی ہے وہ نبی جس کی آمد پر (سلسلہ نبوت ختم ہوگیا (مفردات راغب اصفہانی ص ۱۴۲، ۱۴۳)

تاج العروس میں ہے۔ ترجمہ :۔ رسول اللہ ﷺ کے ناموں میں سے خاتم اور خاتم بھی ہیں جن کا معنی یہ ہے کہ ان کی آمد پر نبوت ختم ہوگئی۔ (تاج العروس جلد ۴ ص ۱۸۶ نیز دیکھئے مجمع البحار جلد ۸ ص ۱۹۴)

یوں لفظ خاتم (مہر) یا خاتم (ختم کرنے والا) دونوں ایک ہی معنی میں ہیں۔ اسی بنا پر تمام علماء لغت اور مفسرین نے بالاتفاق خاتم النبین کا معنی آخرالنبین آخری نبی کیا ہے۔ عربی زبان کے محاورے یا لغت میں خاتم کا لفظ ڈاک کی اس مہر پر نہیں بولا جاتا جو لفافے کے اجراء کی خاطر اس پر لگائی جاتی ہے۔ بلکہ اس مہر پر بولا جاتا ہے جو لفافے کو محفوظ کرنے کی غرض سے لگائی جاتی ہے۔ تاکہ جب تک مہر کو توڑا نہ جائے اس کے اندر کی چیز باہر اور نہ باہر سے کوئی چیز اندر داخل کی جاسکے۔ تمام مشہور مفسرین نے آیت ۴۰، ۳۳ کی یہی تفسیر بیان کی ہے اور زیر بحث مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ چند ایسی احادیث موجود ہیں جن میں قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کا تذکرہ ہے۔ کچھ علماء نے ان احادیث کو قرآن کریم اور سنت سے متعارض ہونے کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے لیکن بہت بڑی اکثریت ان کی صحت کی قائل ہے۔ اکثریت کی رائے میں ان احادیث اور قرآن کریم کے مابین کوئی تعارض نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی تھے رسول پاک ﷺ کی بعثت سے بہت پہلے منصب نبوت پر فائز ہوئے تھے جبکہ آیت کا تعلق حضرت محمد ﷺ کے بعد نئے نبی کی آمد سے ہے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ کا ظہور اس امت اسلامیہ کے ایک فرد اور شریعت اسلامیہ کے تبع کی حیثیت سے ہوگا۔ اب یہ مستند تفسیری آراء اور تشریحات درج کی جاتی ہیں۔

(۱) علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴۔۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر میں اس آیت کی تشریح یوں کرتے ہیں۔ ”اس نے نبوت ختم کردی اور اس پر مہر لگادی۔ اب یہ دروازہ قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھلے گا“ (تفسیر طبری‘ جزء ۲۲‘ ص ۱۲)

(۲) امام طحاوی (۲۳۹۔۳۲۱ھ) اپنی کتاب ”العقیدہ السلفیۃ“ میں نبوت کے بارے میں ائمہ سلف خصوصاً ”امام ابو حنیفہ‘ ابو یوسف اور امام محمد“ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ” اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کے نبی اور محبوب ہیں اور وہ آخری نبی سید الاولیاء اور سید المرسلین ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔ “(شرح لطحاویہ فی العقیدہ السلفیۃ‘ دارا لمعارف مصر‘صفحات ۱۵ ۹۶ ۱۰۰ ۱۰۲)

(۳) علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ) لکھتے ہیں۔ ” بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد نزول وحی کا سلسلہ ختم ہے وجہ یہ ہے کہ وحی کا نزول صرف نبی پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں‘ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول اور آخری نبی ہے۔ “(المحلی جلد اول ص ۲۶)

(۴) امام غزالی (۴۵۰۔۵۰۵ھ) فرماتے ہیں۔ ” اس امر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ رسول پاک ﷺ کے ارشاد ” لا نبی بعدی “ سے مراد یہی ہے کہ ان کے بعد نہ کوئی نبی اور نہ رسول ہوگا۔ جو شخص بھی اس حدیث کا کوئی اور مطلب بیان کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کی تشریح باطل اور اس کی تحریر کفر ہوگی۔ علاوہ ازیں امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس کے سوا اس کی کوئی اور تشریح نہیں۔ جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اجماع امت کا منکر ہے ۔“(الاقتصاد فی الاعتقاد‘ مصر‘ ص ۱۱۴)

(۵) محی السنہ بغوی (م ۵۱۶ھ) اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں۔ ” اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نبوت ختم کردی ہے۔ سو وہ انبیاء (کے سلسلے) کی آخری کڑی ہیں اور ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فیصلہ کردیا ہے کہ ان کے بعد کوئی اور نبی نہ ہوگا۔ “(معالم التنزیل جلد ۳ ص ۱۵۸)

(۶) علامہ زمخشری (۴۶۷۔۵۳۸ھ) اپنی تفسیر الکشاف میں لکھتے ہیں۔ ” اگر آپ یہ سوال کریں کہ جب یہ عقیدہ ہو کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو پھر رسول پاک ﷺ آخری نبی کیسے ہوسکتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اس معنی میں آخری نبی ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہ ہوگا۔ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء

میں سے ہیں جنہیں حضرت محمد ﷺ سے پہلے نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں گے اور انہیں کے قبلہ (الکعبہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ جیسا کہ امت کے دوسرے افراد کرتے ہیں۔ "(الکشاف' جلد ۲ ص ۲۱۵)

(۷) قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں۔ " جو شخص بھی اپنے لئے دعوائے نبوت کرتا ہے یا یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اسے حاصل کر سکتا ہے اور صفائے قلبی سے منصب نبوت پا سکتا ہے جیسا کہ بعض فلسفیوں اور نام نہاد صوفیوں کا دعوی ہے اسی طرح جو نبوت کا دعوی تو نہیں کرتا لیکن اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا مدعی ہے ۔۔۔۔۔۔ ایسے تمام لوگ کافر اور حضرت محمد ﷺ کے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں بتا چکے ہیں کہ وہ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور یہ اطلاع منجانب اللہ تھی کہ اس نے نبوت بند کر دی ہے اور وہ تمام کائنات کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ ان الفاظ کا اس ظاہری مفہوم کے سوا اور کوئی معنی نہیں اور اس سے مختلف تشریح یا خاص معنی لینے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے اجماع اور احادیث دونوں کی رو سے ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں قطعا" کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ "(شفاء' جلد ۲ صفحات ۲۷۰'۲۷۱)

(۸) امام رازی ؒ (۵۴۳ - ۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں خاتم النبین کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔" اس سلسلے میں خاتم النبین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا ہے تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا ہے اور بعد میں آنے والا اسے مکمل کرتا ہے' لیکن جس نبی کے بعد کسی اور نبی کی آمد نہیں ہوگی وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لئے واضح' قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے جیسے ایک باپ جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست کفیل نہ ہوگا۔ "(تفسیر کبیر' جلد ۶ ص ۸۵۱)

(۹) علامہ شہرستانی (م ۵۳۸ھ) اپنی کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں۔" اسی طرح جو یہ کہتا ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی اور نبی (حضرت عیسیٰ نبی کے سوا) مبعوث ہوگا وہ بھی کافر ہے اور اس مسئلہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف رائے موجود نہیں' یہاں تک کہ کسی دو انسانوں میں بھی۔ "

(۱۰) علامہ بیضاوی (م ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں۔" رسول اللہ انبیاء کی آخری کڑی ہیں جنہوں نے ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے اور سلسلہ نبوت پر مہر لگادی ہے اور حضرت عیسیٰ کی بعثت ثانیہ سے رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ جب آئیں گے تو انہی کی شریعت کے پیروکار ہوں گے۔ "(انوار التنزیل جلد ۴ ص ۱۶۴)

(۱۱) علامہ حافظ الدین نسفی (م ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں لکھتے ہیں۔ " رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی اور شخص نبی نہیں ہوگا۔ رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ ﷺ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور انہی کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔ "(مدارک التنزیل جلد ۵ ص ۴۷۱)

(۱۲) علامہ علاؤالدین بغدادی (م ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر خازن میں لکھتے ہیں۔ " وخاتم النبیین یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت بند کردیا ہے۔ اب ان کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی شراکت یا حصہ داری ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔۔۔۔۔۔۔ "(لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد ۵ ص ۴۷۱'۴۷۲)

(۱۳) علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں۔ " تو یہ آیت اس امر میں نص ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اگر ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو رسول بطریق اولیٰ نہ ہوگا کیونکہ مقام رسالت مقام نبوت سے اخص ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی اس منصب کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب' دجال' مفتری اور کافر ہے' خواہ وہ کسی قسم کے غیر معمولی کرشمے اور جادوگری کے طلاسم دکھاتا پھرے ۔۔۔۔۔۔۔ اور اسی طرح قیامت تک جو شخص بھی اس منصب کا مدعی ہو وہ کذاب ہے۔ "(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۹۳'۴۹۴)

(۱۴) علامہ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) جلالین میں لکھتے ہیں۔ " وکان اللہ بکل شیء علیما " اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے اور جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ جب نازل ہوں گے تو وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے پیروکار ہوں گے۔ "(جلالین ص ۷۶۸)

(۱۵) علامہ ابن نجیم (م ۹۷۰ھ) اپنی کتاب الاشباہ والنظائر میں لکھتے ہیں۔ " جو شخص حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ ایمان کے بنیادی اصول میں سے ایک اصول ہے۔ "(الاشباہ والنظائر ص ۱۷۹)

(۱۶) ملا علی قاری (م ۱۰۱۶ھ) شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ " اس نکتہ پر امت کا کامل اجماع ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ "(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

(۱۷) شیخ اسماعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ " عاصم نے اس لفظ کو خاتم پڑھا ہے جس کا معنی مہر لگانے کا وہ آلہ ہے جس سے اشیاء پر مہر لگائی جاتی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخر میں آئے ہیں اور انہی پر انبیاء کا سلسلہ بند ہوا اور اس پر مہر

لگ گئی۔ بعض نے اسے خاتم پڑھا ہے جس کا معنی مہر لگانے والا ہے تو اس طرح خاتم' خاتم کا ہم معنی ہوا ۔۔۔۔۔۔۔ اسی بنا پر اس امت کے علماء صالحین ولایت میں آپ کے جانشین ہوں گے کیونکہ نبوت کی جانشینی کا سلسلہ بند ہوگیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ سے رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی حیثیت متاثر نہیں ہوتی۔ کیونکہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت آپ ﷺ سے قبل نبوت سے سرفراز ہوچکے ہیں اور بعثت ثانیہ کے وقت وہ حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں گے اور آپ ﷺ کے دوسرے امتیوں کی طرح انہی کے قبلہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کریں گے اور حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ ہوں گے۔ "

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بلکہ وہ "اللہ تعالیٰ کا رسول اور آخری نبی ہے" اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اب جو شخص بھی یہ کہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے ایمان کے ایک بنیادی جزو کا انکار کیا ہے اسی طرح جو اس میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ باطل سے حق واضح اور روشن ہوچکا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد ایسا دعویٰ کرنا دجل و فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (روح البیان' جزء ۲۲ ص ۱۸۸)

(۱۸) فتاویٰ عالمگیری' جسے بارہویں صدی ہجری میں ممتاز علماء کے ایک بورڈ نے شہنشاہ ہند اورنگزیب عالمگیر کی ہدایت پر مدون کیا تھا میں ہے۔ " اگر کوئی شخص اس بات کا منکر ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اگر دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کا رسول یا نبی ہے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا۔ " (فتاویٰ عالمگیر جلد ۲ ص ۲۶۳)

(۱۹) علامہ شوکانی (م ۱۲۵۵) اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔ " جمہور نے اسے خاتم پڑھا ہے اور عاصم نے خاتم۔ پہلی قرات کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کو ختم کردیا ہے یعنی وہ تمام انبیاء کے بعد آخری نبی بن کر آئے ہیں اور دوسری قرات کا معنی یہ ہے کہ وہ ان کے لئے اسی مہر کی مانند ہیں جس سے ان پر مہر لگی اور جس کی ان میں شمولیت سے انہیں زینت ملی۔ " (فتح القدیر جلد ۴ ص ۲۸۵)

(۲۰) علامہ آلوسی (م ۱۲۷۰ھ) اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں۔ " نبی کا لفظ عام ہے اور رسول خاص ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے خاتم المرسلین ہونا لازمی ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد کسی بھی انسان یا جن کو یہ منصب نہیں ہوگا۔ " (روح المعانی' جزء ۲۲ ص ۳۲)

ان کے بعد جو شخص بھی وحی نبوت کے نزول کا دعویٰ کرتا ہے اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس بارے میں مسلمانوں میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ (روح المعانی جزء ۲۲ ص ۳۸) حضرت رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسی حقیقت ہے جس کی تصریح خود کتاب اللہ نے کردی ہے اور سنت نے اسے واضح کردیا ہے اور اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہوچکا ہے' لہٰذا اس کے خلاف جو بھی دعویٰ کرے گا وہ کافر قرار پائے گا۔ (روح المعانی' جزء ۲۲ ص ۳۹)

ختم نبوت کا یہی تصور مندرجہ ذیل شیعہ مفسرین نے بھی بیان کیا ہے۔

(۱) علی بن ابراہیم (۳۲۹ھ ر ۹۴۱ء) تفسیر القمی ص ۵۳۲' مطبوعہ نجف (عراق)

(۲) شیخ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی (م ۴۶۰ھ) تفسیر التبیان' جلد ۸ ص ۳۱۴ مطبوعہ نجف (عراق)

(۳) ملا فتح اللہ کاشانی (م ۹۸۸ھ) تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ ص ۳۳۳ مطبوعہ نجف (عراق)

(۴) ابو علی فضل بن حسین طبرسی (م ۵۴۸ھ) تفسیر مجمع البیان جلد ۲ ص ۲۸۹ طبع نجف (عراق)

(۵) ملا محسن کاشی' تفسیر الصافی ص ۴۹۱ طبع نجف (عراق)

(۶) ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی (م ۱۱۰۷ھ) تفسیر البرہان جلد ۳ ص ۳۲۷ طبع قم (ایران)

(۷) علامہ حسین بخش' انوار النجف جلد ۱۱ ص ۲۱۱ طبع لاہور

(۸) مولانا سید عمار علی' تفسیر عمدہ البیان جلد ۱۲ طبع دہلی

(۹) مقبول احمد' ترجمہ و تفسیر قرآن ص ۵۰۷ طبع لاہور

(۱۰) حافظ فرمان علی ترجمہ و تفسیر قرآن ص ۵۸۵

زمخشری (۴۶۷-۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں' قاضی بیضاوی (م ۶۸۵ھ) تمام علماء اہل سنت جیسے انوار التنزیل میں امام رازی (۵۴۳-۶۰۶ھ) (تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۳۴۳ میں امام نووی ۶۳۱-۶۷۶) شرح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۹ شرح مسلم جزء ۱۸ ص ۷۵ میں علاؤالدین بغدادی (م ۷۲۵ھ تفسیر خازن ص ۴۷۱-۴۷۲ میں' تفتازانی (۷۲۲-۷۹۲) شرح عقائد نفی' ص ۱ میں' ابن حجر عسقلانی (م ۴۴۹) فتح الباری جلد ۶ ص ۳۱۵-۱۱۷ میں' بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) عمدہ القاری جلد ۱۶ ص ۴۰ قسطلانی (۸۵۱-۹۲۳) ارشاد الساری جلد ۶ ص ۱۸ میں ابن ہیثمی (۹۰۹-۹۷۳ھ) فتاویٰ حدیثہ ص ۱۲۸-۱۲۹ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸-۱۰۵۲ھ) اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۳۷۳ میں زرقانی (م ۱۱۶۲

ھ) شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۱۶ میں اسی نقطہ نظر کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی بعثت ثانیہ کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث میں کوئی تعارض نہیں یہ تصریحات ہر ملک اور مسلسل ہر زمانے کے ممتاز علماء' فقہاء' محدثین اور مفسرین کرچکے ہیں۔ ان کی پیدائش اور وفات کی تاریخوں پر ایک نظر ڈالنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں تاریخ اسلام کی پہلی صدی سے لے کر تیرہویں صدی ہجری تک ہر دور کی نمایاں شخصیات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاتم النبیین کے یہی معانی اپنی متعدد احادیث میں واضح فرمائے ہیں ان میں سے کچھ احادیث کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

(۱) نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا ایک اور نبی اس کا جانشین ہوتا۔ خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں' خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب الانبیاء جلد ۲ ص ۲۵۷ طبع دارالمعرفہ' بیروت' لبنان)

(۲) نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا اور اسے بہت خوبصورت اور عمدہ بنادیا لیکن ایک کونے میں ایک خشت کی جگہ رہنے دی۔ لوگ اس گھر کے گرد چکر لگاتے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتے اور کہتے یہ خشت کیوں نہیں لگائی گئی۔ پس میں ہی یہ خشت ہوں اور آخری نبی ہوں (سو اس طرح میری بعثت سے قصر نبوت مکمل ہوگیا ہے اور اب اس میں مزید کسی نبی کی کوئی گنجائش نہیں) (بخاری کتاب المناقب جلد ۲ ص ۲۷۰ طبع دارالمعرفہ بیروت)

اسی موضوع پر چار روایات صحیح مسلم (کتاب الفضائل) میں مروی ہیں' جن میں مذکورہ بالا الفاظ کے بعد یہ اضافہ ہے۔ " فبعثت فختمت الانبیاء "پس میں نے آکر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا۔ نیز انہی الفاظ میں یہ حدیث جامع ترمذی کتاب المناقب باب الفضاء النبی میں موجود ہے۔ مسند ابوداؤد طیالسی میں یہ حدیث بروایت جابر بن عبداللہ مروی ہے اور اس کے آخری الفاظ یوں ہیں ختم ھبی النبیون مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ اس موضوع پر کئی روایات مسند احمد میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے دوسرے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جامع کلمات عطا ہوئے ہیں۔ (۲) دشمنوں کے دلوں میں میرا خوف طاری کیا گیا ہے۔ (۳) میرے لئے غنیمتیں حلال کردی گئی ہیں۔ (۴) زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی۔ (۵) مجھے تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (۶) مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۴۹ طبع دارالکتب بیروت)

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں اس لئے میرے بعد کوئی رسول ہو گا نہ کوئی نبی۔(ترمذی جلد ۲ ص ۵۳ طبع ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی)

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ ماحی (مٹادینے والا) ہوں جس کے ذریعے کفر مٹادیا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے پیچھے لوگ اکٹھے ہوں گے (میدان حشر میں) اور میں عاقب (آخری) ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۲۶۱ طبع دہلی)

(۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ لازما" تمہارے اندر سے نکلے گا۔ (ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۷۸)

(۷) . عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت ہے کہ اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ اس طرح ہمارے پاس آئے جیسے گویا وہ الوداع کرنے والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں ہی محمد نبی امی ہوں' تین مرتبہ فرمایا' اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسند احمد' روایات عبداللہ بن عمرو بن العاص)

(۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبوت نہیں مگر مبشرات ہیں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ' مبشرات کیا ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھے خواب یا فرمایا نیک خواب۔ (یہ اس لئے کہ اب وحی الٰہی کا کوئی امکان نہیں۔ زیادہ سے زیادہ کسی شخص کو سچے خواب میں القاء ہی ہو سکتا ہے۔) (ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۱۶)

(۹) نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔(ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۹ طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

(۱۰) اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے لئے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(صحیح مسلم جلد ۲ طبع دہلی ص ۲۷۸)

بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو غزوہ تبوک کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔ جبکہ یہی مضمون مسند احمد میں بروایت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دو حدیثوں میں مذکور ہے۔ جن میں سے ایک روایت کے آخری الفاظ یوں ہیں۔" لیکن میرے بعد کوئی نبوت نہیں "اس واقعہ کے بارے میں ابوداؤد طیالسی' امام احمد اور محمد بن اسحاق کی روایت کردہ مفصل احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک کے لئے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی نگرانی اور دفاع کے لئے پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اس پر منافقین نے ان کے خلاف

نازیبا پروپگنڈہ شروع کردیا۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ مجھے پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ اس پر حضور ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ یعنی جیسے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ کوہ طور کو روانہ ہوتے وقت ہارون نبی کو بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے پیچھے چھوڑ گئے تھے' اسی طرح آپ ﷺ انہیں مدینہ کے دفاع کی غرض سے پیچھے چھوڑ رہے ہیں لیکن اس خدشے کی پیش نظر کہ حضرت علی ؓ کا ایک پیغمبر سے موازنہ بعد میں کسی شر کا باعث بن سکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فوراً "یہ استثناء کردیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۱۱) ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ۔۔۔۔۔ اور بیشک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ خبردار میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۲)

ابوداؤد نے اس موضوع پر ایک اور روایت حضرت ابوہریرہ ؓ سے کتاب الملاحم میں بیان کی ہے۔ ترمذی نے بھی ان دونوں احادیث کو اسی سند سے اور ثوبان ؓ سے بیان کیا ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں۔ تیس کذاب ہوں گے' اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

(۱۲) نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جن سے (اللہ کی جانب سے) کلام ہوتا تھا لیکن وہ نبی نہیں ہوتے تھے' پس اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوتا تو وہ عمر ؓ ہوتا۔ (بخاری کتاب المناقب جلد ۲ ص ۲۸۲ طبع دارالمعرفہ' بیروت)

اس مضمون کی ایک اور روایت صحیح مسلم میں بھی مروی ہے۔ اس میں " یکلمون " کی جگہ " محدثون " کا لفظ مذکور ہے' تاہم دونوں کا معنی وہ جن سے اللہ تعالیٰ یا کوئی غیر مرئی ہم کلام ہو۔

(۱۳) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد (کسی اور نبی کی) کوئی امت نہیں۔ (بیہقی جلد ۵ ص ۱۹۷)

(۱۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' پس میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (کسی نبی کی) آخری مسجد ہے۔ (مدینہ میں مسجد نبوی کی جانب اشارہ ہے) (صحیح مسلم کتاب الحج ص ۲۰۲)

(۱۵) عرباض ؓ بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا' میں آخری نبی تھا جبکہ آدم گارے میں تھے۔ (ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے) (مستدرک حاکم' جلد ۲ ص ۴۱۸ طبع حیدر آباد دکن)

(۱۶) مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے حضور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا' اے اللہ کے رسول میرے باپ اور ماں آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ کی موت نے وہ خیر ختم کردی ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی

دوسرے کی موت سے ختم نہ ہوئی' یعنی نبوت' غیبی خبریں اور آسمان کی وحی۔ (نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۲۵۵ طبع مصر)

(۱۷) ابو جعفر اور ابو عبداللہ نے کہا' تحقیق اللہ نے تمہاری کتاب (قرآن کریم) پر الہامی کتابوں کو ختم کردیا اور تمہارے نبی (حضرت محمد ﷺ) پر سلسلہ انبیاء کو ختم کردیا۔

ان احادیث کو محدثین کی بڑی تعداد نے متعدد اور بہت قوی اسناد کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی عظیم تعداد سے روایت کیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف مواقع پر' مختلف طریقوں سے اور مختلف الفاظ میں قطعی اعلان فرمادیا تھا کہ وہ آخری نبی ہیں اور یہ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہ کہ نبوت ان پر ختم ہوچکی ہے اور یہ کہ ان کے بعد نبوت یا رسالت کے مدعی کذاب ہیں۔ قرآن کریم کے الفاظ خاتم النبیین کی اس سے زیادہ مستند' معتبر اور فیصلہ کن اور کوئی تعبیر نہیں ہوسکتی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بذات خود معتبر اور فیصلہ کن ہوتا ہے۔ لیکن جب اس سے قرآن کریم کے متن کی توضیح و تشریح ہوتی ہو تو وہ بالکل قطعی اور فیصلہ کن ہوتا ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ رسول ﷺ کی ذات گرامی سے بڑھ کر اور کون قرآن کریم کے فہم و تعبیر کا اہل ہوگا اس کے باوجود اگر کوئی شخص ختم نبوت کے مختلف معنی پیش کرتا ہے تو وہ کیونکر کسی بھی قسم کی توجہ یا التفات کا سزا وار ہوگا؟ چہ جائیکہ اسے ماننے اور اس کی پیروی کرنے کا مستحق سمجھا جائے۔

یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے' تاہم میں ابن تیمیہ کی الایمان سے یہ اقتباس پیش کرتا ہوں۔ یہ جان لینا چاہئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کی جانب سے قرآن اور سنت کے الفاظ کی تشریح معلوم ہوجائے تو ایسی صورت میں ماہرین لغت یا ان کے علاوہ دوسروں کے اقوال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (الایمان از امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷۱)

ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے' علامہ ابن نجیم (الاشباہ والنظائر' کتاب السیر' باب الردہ ص ۱۷۹) لکھتے ہیں کہ اگر ایک شخص ختم نبوت کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتا تو وہ مسلمان نہیں ہے' کیونکہ یہ ایمان کا ایسا بنیادی جزو ہے جسے جاننا اور تسلیم کرنا لازمی ہے۔ غزالی (۴۵۰۔۵۰۵) قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) علامہ شہرستانی (م ۵۴۸ھ) ملا علی قاری (م ۱۰۱۶ھ) شیخ اسماعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) شوکانی (م ۱۲۵۵ھ) اور فتاوی عالمگیری کی یہ آراء پہلے ہی گزر چکی ہیں کہ جو آدمی ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتا یا نبی ہونے کا دعویدار ہے یا ایسے شخص کی پیروی کرتا ہے تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ذیل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

ایک آدمی نے امام ابو حنیفہؒ (۸۰ - ۱۵۰ھ) کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ آپ مجھے نبوت کا ثبوت پیش کرنے کا موقع دیں۔ امام صاحب نے فرمایا جو شخص اس سے اس کی نبوت کا ثبوت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ، ابی احمد المکی، جزء اول ص ۱۶۱ طبع حیدر آباد)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی ایک صریح اور عام آیت کی تاویل اور تخصیص کرکے اس کی تکذیب کرتا ہے تو وہ اس شخص کے برابر ہے جو نفس آیت کو جھٹلا دیتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے ایمان کا جزو اور دین کا بنیادی اصول ہے۔ معروف علماء کے یہ فیصلے دوسروں کے علاوہ اس مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے بارے میں شریعت کے صحیح موقف کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں خاتم النبیین کی آیت اس امر کا قطعی فیصلہ کردیتی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب ہے۔

تاج و تخت ختم نبوت کے پاسبان ناموس محمد ﷺ کے محافظ

پاکستان عدلیہ کے درخشاں ستارے زندہ وپائندہ باد

(0702)72068
حکیم شفقت محمود شریفی (رجسٹرڈ)
مستند طبی کونسل
ہمارے خاص علاج
گیس، قبض، تبخیر معدہ، السرورم معدہ، یرقان، تاپ تلی، فالج، جوڑوں کا درد اور مردانہ کمزوری
جوابی لفافہ بھیج کر مفت مشورہ طلب فرمائیں
شریفی دواخانہ: جمال دین والی روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر ۱

وأخرج أبو نعيم . والحاكم عن أبي سعيد أن رسول الله ﷺ قال: « يخرج المهدی فی أمتی يبعثه الله غياثا للناس تنعم الأمة وتعيش الماشية وتخرج الأرض نباتها ويعطی المال صحاحا » وأخرج أبو نعيم عن عبد الرحمن بن عوف قال: قال رسول الله ﷺ: « ليبعثن الله من عترتی رجلا أفرق الثنايا أجلی الجبهة يملأ الأرض عدلا يفيض المال فيضا » .

ترجمہ:۔ امام ابو نعیمؒ اور امام حاکمؒ حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' میری امت میں مہدی تشریف لائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی فریاد رسی کے لئے مبعوث کریں گے (ان کے زمانے میں) امت خوشحال ہوگی اور چوپائے بھی پھلے پھولیں گے زمین فراوانی کے ساتھ اپنی پیداوار اگائے گی اور وہ مہدی لوگوں کو برابر مال و دولت عطا کریں گے۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے' روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ضرور میری عترت سے سامنے کے دانتوں میں کشادگی والے ایک ایسے روشن جبین شخص کو پیدا فرمائیں گے جو زمین کو ایسے عدل سے بھردے گا اور لوگوں میں مال کو پانی کی طرح بہائے گا۔

وأخرج أبو نعيم عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: « لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد لبعث الله رجلا اسمه اسمی وخلقه خلقی يكنی أبا عبد الله » وأخرج الحارث بن أبی أسامة . وأبو نعيم عن أبی سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: « لتملأن الأرض ظلما وعدوانا ثم ليخرجن رجل من أهل بيتی حتی يملأها قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وعدوانا » وأخرج الطبرانی فی الكبير . وأبو نعيم عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: « يخرج رجل من أهل بيتی يواطئ اسمه اسمی وخلقه خلقی يملأها قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا » .

ترجمہ:۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت حذیفہ ؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اگر دنیا کی عمر کا ایک دن ہی باقی رہ جائے تو بھی ضرور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پیدا فرمائیں گے جس کا نام میرے نام کے موافق اور جس کے اخلاق میرے اخلاق کے موافق ہوں گے۔ اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی۔ امام حارث بن ابی اسامہؒ اور امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ زمین ضرور ظلم و فساد سے پر ہو جائے گی بعد ازاں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ضرور

بحیثیت خلیفہ ہوگا یہاں تک کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم وزیادتی سے بھرپور تھی۔ امام طبرانیؒ نے ''کبیر'' میں اور امام ابو نعیمؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' میرے اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص آئے گا جس کا نام میرے نام کے موافق اور جس کا خلق میرے خلق کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے پر کردے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے پر تھی۔

وأخرج نعيم . وأبو نعيم عن أبي سعيد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « يكون عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن رجل يقال له المهدي يكون عطاؤه هنيئا » .

وأخرج أحمد . ونعيم بن حماد . والحاكم . وأبو نعيم عن ثوبان قال : قال رسول الله ﷺ : « إذا رأيتم الرايات السود قد أقبلت من خراسان فأتوها ولو حبوا على الثلج فإن فيها خليفة الله المهدي »

ظہور مہدی کی علامات

ترجمہ :۔ امام ابو نعیمؒ اور نعیم بن حمادؒ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' دنیا کے اختتام اور فتنوں کے ظہور کے وقت ایک شخص پیدا ہوگا جسے مہدی کہا جائے گا۔ اس کی داد ودہش خوشگوار اور مبارک ہوگی۔ امام احمدؒ' نعیم بن حمادؒ' حاکمؒ' اور ابو نعیمؒ نے حضرت ثوبانؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم سیاہ پرچم (والے لوگ) دیکھو کہ وہ خراسان سے پہنچ چکے تو ان کے پاس پہنچ جانا گو (برفانی علاقوں میں رہائش رکھنے کی وجہ سے) تمہیں برف پر سے گھسٹ کر آنا پڑے۔ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی تشریف فرما ہوں گے۔

وأخرج أبو نعيم عن حذيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « ويح هذه الأمة من ملوك جبابرة كيف يقتلون ويخيفون المطيعين إلا من أظهر طاعتهم فالمؤمن التقي يصانعهم بلسانه ويفر منهم بقلبه فإذا أراد الله أن يعيد الإسلام عزيزا قصم كل جبار عنيد وهو القادر على ما يشاء أن يصلح أمة بعد فسادها يا حذيفة لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يملك رجل من أهل بيتي تجري الملاحم على يديه ويظهر الإسلام لا يخلف وعده وهو سريع الحساب » ، وأخرج الحسن بن سفيان . وأبو نعيم عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : « لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لملك فيها رجل من أهل بيتي » .

ترجمہ :۔ امام ابو نعیمؒ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ افسوس یہ امت سرکش بادشاہوں سے نقصان اٹھائے گی وہ کیسے لوگوں کو قتل کریں گے طاعت گزاروں کو' سوائے اس شخص کے جو ان کی اطاعت کا اظہار کرے ڈرائیں گے۔ پس پرہیزگار مومن

زبان سے ان کے ساتھ نرمی برتے گا اور اپنے دل سے انہیں سیدھا کرے گا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوگا کہ دین اسلام کو پہلے کی طرح قوی کردیا جائے تو ہر سرکش و معاند کو ہلاک فرمادیں گے وہ چاہیں تو اس بات پر قادر ہیں کہ بگاڑ کے بعد امت کی اصلاح فرمادیں۔ اے حذیفہ! دنیا کی عمر میں سے اگر ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ اسی دن کو دراز کردیں گے تاکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نظام حکومت چلائے اس کے ہاتھ پر دشمنان اسلام کے خلاف جنگیں ہونگی اور اسلام غالب ہوجائے گا۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتے وہ بہت جلد حساب لینے والے ہیں۔

حضرت حسن بن سفیانؒ اور حضرت ابو نعیمؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دنیا کی عمر میں سے ایک رات بھی باقی رہ جائے گی۔ تب بھی اس میں اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت کرے گا۔

وأخرج الحسن بن سفيان. وابو نعيم عن ثوبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «تجيء الرايات السود من قبل المشرق كأن قلوبهم زبر الحديد فمن سمع بهم فليأتهم فليبايعهم ولو حبوا على الثلج» وأخرج أبو نعيم عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطول الله تلك الليلة حتى يملك رجل من أهل بيتي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي يملأها قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويقسم المال بالسوية ويجعل الله الغنى فى قلوب هذه الأمة فيمكث سبعا أو تسعا ثم لاخير فى عيش الحياة بعد المهدى» وأخرج ابن ماجه. وأبو نعيم عن أبي هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: «لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطوله الله حتى يملك رجل من أهل بيتي يفتح القسطنطينيه وجبل الديلم» .

قسطنطنیہ کی فتح

ترجمہ :۔ حضرت حسن بن سفیانؒ اور امام ابو نعیمؒ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جانب مشرق سے سیاہ پرچم (والے) آئیں گے۔ دل کی مضبوطی میں وہ ایسے ہوں گے گویا ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں۔ پس جو شخص بھی ان کی خبر سنے اسے آکر ان کی بیعت کرنی چاہیے۔ اگرچہ برف پر سے گھسٹ کر آنا پڑے۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک رات بھی باقی رہ جائے گی تو بھی اللہ تعالیٰ اس رات کو دراز کردیں گے۔ تاکہ میرے اہل بیت میں سے وہ شخص حکومت کرے جس کا نام میرے نام کے اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے لبریز کروے گا جیسے پہلے وہ ظلم وجور سے لبریز تھی اور مال کو لوگوں میں پورا پورا تقسیم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اس امت کے دلوں میں ''غنا'' کی

صفت پیدا فرمادیں گے۔ وہ شخص بحیثیت خلیفہ سات یا نو سال زندہ رہے گا۔ مہدی علیہ الرضوان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہے گی۔ ابن ماجہؒ اور امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اگر دنیا کی زندگی کا ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اسے دراز کردیں گے۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت کرے وہ قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا۔

وأخرج الطبراني في الكبير . وابن منده . وأبو نعيم . وابن عساكر عن قيس بن جابر عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: « سيكون بعدي خلفاء ومن بعد الخلفاء أمراء ومن بعد الأمراء ملوك ومن بعد الملوك جبابرة ثم يخرج رجل من أهل بيتي يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا ثم يؤمر بعده القحطاني فوالذي بعثني بالحق ماهو بدونه » . وأخرج أبو نعيم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « منا الذي يصلي عيسى بن مريم خلفه » .

نزول کے بعد مسیح علیہ السلام کی پہلی نماز

ترجمہ :۔ کبیر میں امام طبرانیؒ اور ابن مندہؒ اور ابو نعیمؒ اور ابن عساکرؒ قیس بن جابرؒ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ عنقریب میرے بعد خلفاء ان کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہوں کے بعد مغرور و سرکش حکمران ہوں گے۔ بعد ازاں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص آئیں گے جو زمین کو عدل سے ایسے بھردیں گے جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ پھر ان کے بعد قحطانی کو امیر بنایا جائے گا۔ قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ قحطانی مہدی سے صلاحیت میں کم نہیں ہوگا۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ وہ شخص (مہدی) ہم اہل بیت میں سے ہوگا جس کی اقتداء میں جناب عیسیٰ علیہ السلام (پہلی) نماز ادا فرمائیں گے۔

وأخرج أبو نعيم عن جابر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « : ينزل عيسى ابن مريم فيقول اميرهم المهدي تعال صل بنا فيقول ألا وإن بعضكم على بعض امراء تكرمة الله لهذه الأمة.

واخرج ابو نعيم عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « لن تهلك امة انا اولها وعيسى ابن مريم في آخرها والمهدي في وسطها » .

واخرج (ك) ابن ابي شيبة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال « يخرج في آخر الزمان خليفة يعطي الحق بغير عدد » .

واخرج (ك) ابن ابي شيبة عن ابي سعيد قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :
« يخرج رجل من اهل بيتي عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا » .

ترجمہ :- امام ابو نعیمؒ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر مہدی علیہ الرضوان ان سے عرض کریں گے آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے خبردار ! بیشک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں' اللہ تعالیٰ نے امت کو عزت دی ہے (پس آپ ہی نماز پڑھائیں)۔ امام ابو نعیمؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' وہ امت (محمدیہ) ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی جس کے اول میں میں (نبی کریم ﷺ) ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہیں اور درمیان میں حضرت مہدی علیہ الرضوان ہیں۔ ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو (لوگوں کو ان کا) حق گنے بغیر دیں گے۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' دنیا کے اختتام اور فتنوں کے ظہور کے وقت میرے اہل بیت سے ایسا شخص آئے گا جس کی داد و دہش پیسیں بھر بھر کے ہوگی۔

وأخرج (ك) الحاكم عن أبي هريرة قال رسول الله ﷺ : « يخرج رجل يقال له السفياني فى عمق دمشق وعامة من يتبعه من كلب فيقتل حتى يبقر بطون النساء ويقتل الصبيان فتجمع لهم قيس فيقتلها حتى لا يمنع ذنب تلعة ويخرج رجل من أهل بيتى فى الحرة فيبلغ السفياني فيبعث اليه جنداً من جنده فيهزمهم فيسير اليه السفياني بمن معه حتى اذا صار ببيداء من الأرض خسف بهم فلا ينجو منهم إلا المخبر عنهم » .

ترجمہ :- امام حاکمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دمشق کے اطراف میں ایک شخص نکلے گا جسے سفیانی کہا جائے گا۔ اس کے عام پیروؤں کا تعلق قبیلہ کلب سے ہوگا۔ یہ قتل وغارت کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں کو بھی قتل کر ڈالے گا۔ ان سے مقابلہ کے لئے قیس قبیلہ کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ ان سے بھی وہ سفیانی جنگ کرے گا۔ اتنا قتل وغارت ہوگا کہ علاقہ کی بلند و پست زمین محفوظ نہ رہ سکے گی۔ دریں اثناء حرہ (مدینہ منورہ کا ایک مقام) سے میرے اہل بیت کا ایک شخص ظاہر ہوگا۔ پس سفیانی کو یہ خبر پہنچے گی تو اس کی طرف اپنا ایک لشکر بھیجے گا۔ وہ شخص اسے پسپا کردے گا۔ پھر سفیانی خود اپنے حامیوں کی جماعت کے ساتھ اس کی طرف (لڑنے کے لئے) چلے گا یہاں تک کہ وہ (ابھی مکہ ومدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں ہی ہوں گے کہ انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں سے ان کے متعلق اطلاع دینے والے کے سوا کوئی بھی نہیں بچے گا۔

وأخرج (ك) الحاكم عن أبي سعيد قال : قال رسول الله ﷺ : « ينزل بأمتى فى آخر الزمان بلاء شديد من سلطانهم حتى تضيق الأرض عنهم فيبعث الله رجلا من عترتى فيملأ

الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدخر الأرض شيئا من بذرها إلا أخرجته ولا السماء شيئا من قطرها إلا صبته يعيش فيهم سبع سنين أو ثمان أو تسعا ، وأخرج ابن ماجه . والروياني . وابن خزيمة : وأبو عوانة . والحاكم . وأبو نعيم واللفظ له عن أبي أمامة قال : « خطبنا رسول الله ﷺ - وذكر الدجال - وقال : فتنفي المدينة الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص فقالت أم شريك فأين العرب يارسول الله يومئذ ؟ قال : هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وإمامهم المهدي رجل صالح فبينما إمامهم قد تقدم يصلي بهم الصبح اذ نزل عليهم عيسى ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمشي القهقرى ليتقدم عيسى فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك أقيمت فيصلي بهم إمامهم »

ترجمہ :- امام حاکم ؒ نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے' آخری زمانہ میں بادشاہ وقت کی طرف سے میری امت پر شدید مصیبت نازل ہوگی۔ یہاں تک کہ اس پر زمین تنگ کردی جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم وفساد سے بھری ہوئی تھی۔ اس سے زمین و آسمان کے رہنے والے خوش ہوں گے۔ زمین اپنے اندر موجود تمام بیج کو پیداوار کی شکل میں نکالے گی۔ آسمان بھی بارش کا کوئی حصہ نہیں روکے گا۔ موسلادھار بارش ہوگی۔ وہ شخص (امام مہدی علیہ الرضوان) لوگوں میں بحیثیت خلیفہ سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ امام ابن ماجہ ؒ' رویانی ؒ' ابن خزیمہ ؒ' ابو عوانہ ؒ' اور حاکم ؒ اور ابو نعیم ؒ (انہی کے الفاظ ہیں) حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور دجال کا ذکر فرمایا (مزید) فرمایا' مدینہ منورہ (زادھا اللّٰہ فضلاً وکرماً) کھوٹ کو (لوگوں سے) ایسے دور کردے گا جیسے آگ کی بھٹی لوہے کی کھوٹ کو دور کردیتی ہے۔ اور اس دن کو یوم الخلاص (کھرے پن کا دن) کہا جائے گا۔ حضرت ام شریک ؓ نے دریافت کیا' اس وقت یا رسول اللہ ﷺ عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا عرب لوگ اس وقت قلیل ہوں گے۔ ان کا ایک بڑا حصہ بیت المقدس میں ہوگا ۔ ان کے امام مہدی مرد صالح ہوں گے۔ دریں اثناء کہ یہ امام صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے اتنے میں صبح کے وقت حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے تو امام (مہدی) دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹیں گے۔ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے۔ (نہیں) آپ ہی بڑھ کر نماز پڑھائیں' آپ ہی کے لئے جماعت کھڑی کی گئی ہے۔ پس امام مہدی علیہ الرضوان ان کو (پہلی) نماز پڑھائیں گے۔ (باقی نمازوں کی امامت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے)

وأخرج (ك) ابن أبي شيبة في المصنف عن ابن سيرين قال : « المهدي من هذه الأمة وهو الذي يؤم عيسى ابن مريم عليهما السلام » .

وأخرج (ك) ابن أبي شيبة عن مجاهد قال : حدثني فلان رجل من أصحاب النبي ﷺ أن المهدي لا يخرج حتى تقتل النفس الزكية فاذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من في السماء ومن في الأرض فأتى الناس المهدي فزفوه كما تزف العروس الى زوجها ليلة عرسها وهو يملأ الأرض قسطا وعدلا وتخرج الأرض نباتها وتمطر السماء مطرها وتنعم أمتي ولايته نعمة لم تنعمها قط » .

وأخرج (ك) ابن أبي شيبة عن أبي الجلد قال : « تكون فتنة بعدها فتنة الأولى في الآخرة كثمرة السوط يتبعها ذباب السيف ثم يكون بعد ذلك فتنة تستحل فيها المحارم كلها ثم تأتي الخلافة خير أهل الأرض وهو قاعد في بيته » .

وأخرج (ك) نعيم بن حماد . وأبو الحسن الحربي في الأول من الحربيات عن علي بن عبد الله بن عباس قال : « لا يخرج المهدي حتى تطلع مع الشمس آية » .

ترجمہ :۔ ابن ابی شیبہؒ نے "المصنف" میں امام محمد بن سیرینؒ سے روایت کیا ہے اس امت کے مہدی علیہ الرضوان وہ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائیں گے۔ ابن ابی شیبہؒ نے حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ مجھے فلاں صحابی رسول ﷺ نے خبر دی کہ مہدی علیہ الرضوان کا پاکیزہ نفس کے قتل کئے جانے تک ظہور نہ ہوگا۔ جب نفس ذکیہ کو شہید کر دیا جائے گا تو قاتلین پر آسمان و زمین کے باشندگان غضبناک ہوں گے۔ اس وقت لوگ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پاس آکر انہیں اس طرح (عزت و شرافت سے) لے کر روانہ ہوں گے جیسے دلہن کو شب زفاف شوہر کے پاس روانہ کیا جاتا ہے۔ وہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور زمین بڑی فراوانی سے پیداوار دے گی۔ آسمان سے خوب بارش برسے گی۔ ان کی خلافت کے دورانیہ میں امت مسلمہ ایسی آسودہ حال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی آسودہ حال نہ ہوئی ہوگی۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابوالجلدؒ سے نقل کیا ہے کہ پے در پے فتنے رونما ہوں گے۔ پہلا دوسرے کے مقابلہ میں ایسا ہوگا جیسے چابک کے کنارہ کی گرہ جس کے پیچھے تلوار کی دھار ہو۔ بعد ازاں ایسا فتنہ واقع ہوگا جس میں محارم (جن عورتوں سے نکاح حرام) حلال سمجھی جائیں گی۔ پھر خلافت ارضی گھر بیٹھے ہوئے اہل زمین کے بہتر شخص کو حاصل ہو جائے گی۔ امام نعیم بن حمادؒ اور ابوالحسن حربیؒ "حربیات کے اول میں" حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک سورج کے ساتھ کوئی نشان قدرت نہ ابھرے۔

وأخرج (ك) الدارقطني في سننه عن محمد بن علي قال: «ان لمهدينا آيتين لم يكونا منذ خلق الله السموات والأرض ينكسف القمر لأول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم يكونا منذ خلق الله السموات والأرض» •

وأخرج (ك) نعيم بن حماد. وعمر بن شبة عن عبد الله بن عمرو قال: «اذا خسف بالجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي» •

ترجمہ :۔ امام دار قطنیؒ نے اپنی ''سنن'' میں حضرت محمد بن علی (امام باقرؒ) سے نقل کیا ہے کہ بلاشک ہمارے مہدی علیہ الرضوان کی دو نشانیاں ہیں۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی ہے اب تک وہ ظاہر نہیں ہوئیں۔ رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند کو گہن لگے گا اور نصف رمضان کو سورج گہنا جائے گا۔ یہ دو نشانیاں اب تک پوری نہیں ہوئیں۔ امام ابو نعیم بن حمادؒ اور عمر بن شیبہؒ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب چٹیل میدان میں ایک لشکر کے زمین میں دھنسا دیئے جانے کا واقعہ پیش آجائے گا تو یہ امام مہدی علیہ الرضوان کے خروج کا نشان ہوگا۔

وأخرج (ك) نعيم بن حماد. وابن عساكر. وتمام في فوائده عن عبد الله بن عمرو قال: «يخرج رجل من ولد حسن من قبل المشرق لو استقبل به الجبال لهدها واتخذ فيها طرقا» • وأخرج أبو نعيم عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ: «بينكم وبين الروم أربع هدن يوم الرابعة على يدي رجل من أهل هرقل يدوم سبع سنين فقال له رجل: يارسول الله من إمام الناس يومئذ؟ قال المهدي: من ولدي ابن أربعين سنة كأن وجهه كوكب دري في خده الأيمن خال أسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنه من رجال بني اسرائيل يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك» •

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ، ابن عساکرؒ اور تمامؒ نے اپنے اپنے فوائد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کیا ہے۔ (حضرت) حسن ؓ کی اولاد میں سے ایک شخص جانب مشرق سے نکلے گا اگر پہاڑ بھی اس کے آڑے آئیں گے وہ انہیں بھی پاش پاش کر ڈالے گا۔ اور ان میں راستے بنا لے گا۔ امام ابو نعیمؒ نے حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے' تمہارے اور رومیوں کے درمیان جن کے بعد چار صلحیں ہوں گی۔ چوتھے روز اہل ھرقل میں سے ایک شخص کے ہاتھوں صلح سات سال باقی رہے گی۔ آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اس وقت لوگوں کا امام کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری اولاد میں سے مہدی ہوں گے۔ ان کی عمر چالیس سال ہوگی اور چہرہ روشن ستارہ کی مانند ہوگا۔ دائیں طرف کے رخسار میں سیاہ تل ہوگا۔ ان کے جسم پر دو سوتی چادریں ہوں گی۔ بنی اسرائیل کے اشخاص کی مانند لگتے ہوں گے۔ وہ تمام مدفون خزانوں کو نکالیں گے اور اہل شرک کے علاقوں کو فتح کریں گے۔

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں!

شہر ارتداد "ربوہ" جسے سدوم، عمورہ اور ادمہ کا جڑواں بھائی بھی کہا جاتا ہے، آج کل اپنے مکینوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے "دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو" کی زندہ تفسیر بنا ہوا ہے----- سر فرانسس موڈی نے اپنے "خود کاشتہ پودے" کو ضلع جھنگ میں دریائے چناب کے کنارے پرانہ آنہ فی مرلہ کے حساب سے 1033 ایکڑ، 7 کنال، 8 مرلے زمین 100 سالہ لیز پر عطا کی۔ پہاڑیوں کے درمیان دفاعی لحاظ سے محفوظ یہ بستی اسرائیل کفار کی امیدوں اور سازشوں کا مرکز ہے۔

قادیانی اس شہر کی کرامت یہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں کبھی سیلاب نہیں آیا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے اس پر دہلا پھینکا تھا کہ لاہور کی "ہیرا منڈی" کی بھی یہی کرامت ہے۔ وہاں بھی کبھی سیلاب نہیں آیا۔ جن لوگوں نے گھر کے بھیدی جناب شفیق مرزا کی کتاب "شہر سدوم" پڑھی ہو وہ جانتے ہوں گے کہ انہوں نے لنکا ڈھا کر کس خوبصورتی سے ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں علاقے اپنے مزاج، گفتار اور کردار کے اعتبار سے آپس میں کتنی مماثلت رکھتے ہیں۔ ربوہ، جہاں سے بدنام بدنام جسٹس منیر ایسے عیاش اور بدقماش طبع قادیانی نواز صاحبان اقتدار کی راتوں کو رنگین و سنگین بنانے کے لیے "لجنہ اماء اللہ" کی ایمان شکن حسینان (قادیانی حوروں) کی شکل میں "مال" سپلائی ہوتا تھا اور "سلسلہ احمدیہ کے سلوک کی یہ منزل" پوری آب و تاب کے ساتھ آج بھی جاری ہے۔

ربوہ کے مرگھٹ کی ہر قبر پر لکھا ہوا ہے کہ اس مردہ کی ہڈیاں امانتاً دفن ہیں، اکھنڈ بھارت کے نتیجہ میں حالات سازگار ہونے پر انہیں قادیان (بھارت) منتقل کیا جائے گا----- جہاں قادیانی لیٹریچر پر "کلمہ طیبہ" لکھا جاتا تھا---- (نعوذ باللہ) جہاں علی الاعلان آنجہانی مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" کہہ کر پیش کیا جاتا تھا--- جہاں سے تحریف شدہ قرآن مجید شائع کر کے پوری دنیا میں پھیلائے جاتے---- جہاں بدنام زمانہ نائکہ نصرت جہاں بیگم کو "ام المومنین" کے روپ میں پیش کیا جاتا تھا۔ ربوہ---- جہاں کوئی غیر قادیانی (مسلمان) حتیٰ کہ صدر مملکت بھی بغیر "خلیفہ" کی اجازت حاصل کیے بغیر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ جہاں "مملکت در مملکت" کا نظام تھا، جس کا اپنا ایک سیاسی نظام تھا، جن کے اپنے اسٹام پیپرز، بینک، دارالقضاۃ (تھانہ)، کیلنڈر (مہینوں کے نام وغیرہ) تھے۔ جہاں خلافت کے نام پر ایک آمرانہ نظام بنایا گیا، جس کی چیرہ دستیوں سے حق کا متلاشی کوئی قادیانی محفوظ نہ تھا---- "مربیان" کی اکثریت پیٹ کی مجبوریوں کی وجہ سے ذلت اور خواری پر مجبور تھی، جہاں مذہب کے نام پر تجارت ہوتی تھی---- جہاں جنت اور دوزخ کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا تھا، جہاں شاہی خاندان کے افراد، اخلاق باختگی، حرام کاری اور مصنوعی پارسائی کا عملی نمونہ پیش کرتے۔ ربوہ جسے "ویٹیکن سٹی" بنانے کی ناکام کوشش کی گئی، جہاں سے ان کا اپنے مرکز حیفہ (اسرائیل) سے براہ راست رابطہ رہتا تھا، جہاں ریٹائرڈ قادیانی فوجی افسروں پر مشتمل "فرقان فورس" اور "خدام الاحمدیہ" ایسی تربیت یافتہ بدنام زمانہ دہشت گرد تنظیمیں پاکستان دشمن طاقتوں کے ایماء پر ملکی امن و امان غارت کرنے کے لیے ہر وقت سرگرم عمل رہتی تھیں۔ جہاں خلیفہ سے معمولی اختلاف کرنے والے کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا، جہاں 1967ء میں اسرائیل کی عربوں پر فتح، سقوط ڈھاکہ، شاہ فیصل اور ضیاء الحق کی شہادتوں اور بھارتی ایٹمی دھماکوں پر خدام الاحمدیہ کے بدمست نوجوان اور لجنہ اماء اللہ کی مدہوش حوروں نے مخلوط مگر محفوظ جشن منایا۔ جہاں 313 رشتوں کے روپ میں "ذریۃ البغایا" قادیان سے کھلے عام

آتے جاتے تھے۔ جہاں قادیانی جلسوں میں (نعوذ باللہ) "احمدیت زندہ باد"----- "محمدیتؐ مردہ باد"----- "مرزا قادیانی کی جے"----- کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ جہاں پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ایئر مارشل ظفر چودھری نے جہازوں کی ایک ٹولی کی قیادت کرتے ہوئے 1973ء میں اپنے خلیفہ مرزا ناصر کو سلامی دی تھی' جس پر قادیانی خلیفہ نے اپنے لوگوں کو خوشخبری دی کہ "پھل پک چکا ہے----- جلد ہی ہماری جھولی میں گرنے والا ہے"---- علی ہذا القیاس ربوہ میں اسلام اور پاکستان کے خلاف اتنی سازشیں تیار ہوتیں کہ "سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے"

لیکن "لکل فرعون موسی" کے مصداق جب بھی کوئی فرعون پیدا ہوتا ہے تو قدرت اس کی سرکوبی کے لیے موسیٰ کا اہتمام بھی کردیتی ہے۔ محافظان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا محمد حیاتؒ' ماسٹر تاج الدین انصاریؒ' مولانا داؤد غزنویؒ' مولانا ظفر علی خانؒ' مظفر علی شمسیؒ' مولانا عبدالستار خان نیازی' سید ابو الحسنات شاہ قادریؒ' مولانا محمد شریف جالندھریؒ' سید محمد یوسف بنوریؒ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' آغا شورش کاشمیریؒ' مولانا تاج محمودؒ' مولانا اللہ وسایا اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مجاہدین ختم نبوت کے پرعزم اور پرہمت کارواں نے اپنی پرخلوص اور مجاہدانہ کوششوں سے قادیانیت کے قلعے کی بنیادیں ہلا دیں۔ انہوں نے اپنے خون جگر سے روغن نچوڑ کر چراغ تحفظ ختم نبوت جلائے اور لہو کے قطروں کے بیج بو کر عشق و محبت کے پھول اگائے۔

فکر معکوس کے حامل رہزنان ایمان قادیانی اور بے دین اہل اقتدار بکاین کو انگور اور پیتل کو زر خالص کہلوانے پر مصر تھے۔ وہ ٹانک وائن کی بدمستی میں پھونکوں سے ختم نبوت کا چراغ بجھانے کی ناپاک سازش کرتے اور مجاہدین ختم نبوت پر اژدھوں کی طرح پھنکارتے----- مگر نور ایمان سے لبریز پاسبان ختم نبوت نے ارباب غرور کی سنگینوں کے سائے میں جگر پاش مناظر پیش کرکے کلمہ حق بلند کیا اور برٹش امپریلزم کے ایجنٹوں کے مکروہ ارادوں کو ملیامیٹ کردیا۔

1953ء کی مقدس تحریک ختم نبوت میں سرفروشان ختم نبوت اپنے سروں کی فصل کٹوا کر یمامہ کے شاہسواروں کے ہم رکاب ہوئے اور اس طرح بارگاہ رسالتؐ میں باریاب ہوئے----- لاہور کی فضاؤں میں اس کی بوئے جناں آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ وہ خوش نصیب جنہیں اس تحریک میں قبائے شہادت نصیب ہوئی' ان کے لہو کی خوشبو ہے یہ ملک آج بھی معطر ہے----- ان کی موت حیات جاوداں ہے----- یہ لوگ فتح و ظفر کے روشن باب ہیں----- ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں قادیانی کبر و غرور کی ایسی کمرٹوٹی کہ وہ متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ صدر محمد ضیاء الحق کے دور میں انہیں تمام شعائر اسلامی استعمال کرنے سے روک دیا گیا----- ملک کی اعلیٰ عدالتوں نے ضیاء الحق کے اس اقدام کی توثیق کرتے ہوئے اسے اسلام کی روح کے عین مطابق قرار دیا۔ پاکستان پر اقتدار کا خواب دیکھنے والا عیاش خلیفہ مرزا طاہر گرفتاری کے ڈر سے برقع پہن کر رات کی تاریکی میں اپنے ننھیال برطانیہ فرار ہوگیا۔ آج ربوہ میں خاک اڑ رہی ہے---- ان کے کفریہ عقائد و افکار "کھائے ہوئے بوسے" کی مانند ربوہ کی پرتعفن گلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج کوئی قادیانی کھلے عام اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کرسکتا بلکہ کوئی ایسی مرئی و غیر مرئی حرکت نہیں کرسکتا جس سے وہ مسلمان ظاہر ہو۔ یہاں ہر سال تحفظ ختم نبوت کانفرنس بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوتی ہے' جس میں ملک کے طول و عرض سے راہ وفا کے راہرو----- قربانی کے جذبوں سے سرشار----- شوق فراواں کے ساتھ----- بھرپور شرکت کرتے ہیں۔

چشم فلک نے آج تک اتنا بڑا انقلاب نہ دیکھا ہوگا----- لیکن صاحبو! یہ سب کچھ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے بزرگوں کی جہد مسلسل کا ثمر اور شہداء کی بے لوث قربانیوں کا نتیجہ ہے------ بزرگ اکابرین کی دعاؤں کا اثر ہے---- پوری ملت اسلامیہ ان کی احسان مند ہے----- اور ہمیشہ رہے گی!

اے راہ حق کے شہیدو! وفا کی تصویرو!
تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں!

تاریخی تسلسل

سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

تحریر: اعجاز احمد

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی ذریۃ البغایا کا احتساب امت کے منتخب افراد نے جاری رکھا۔ لیکن جماعتی سطح پر قادیان میں جاکر اس کا تعاقب کرنے کی توفیق اللہ رب العزت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں رکھی تھی۔ آپ نے ۲۱ ۲۲ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو قادیان میں کانفرنس کر کے قادیانیت کے قلعہ پر بمباری کی۔ پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے (ربوہ) کو اپنا مرکز بنایا تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالرحمٰن میانوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد شریف بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ نے (ربوہ) کے بالمقابل چنیوٹ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی داغ بیل ڈالی۔ تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور نمائندہ حضرات نے کانفرنس میں شریک ہو کر قادیانیت کے احتساب کے عمل کو جاری رکھا۔ قادیانیت کے فریب سے امت کو بچانے کے لئے یہ کانفرنس ایک تاریخی درجہ رکھتی ہے۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے ایک سال پہلے بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۶ ۲۷ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو چنیوٹ میں منعقد ہوئی۔

امیر مرکزیہ مولانا محمد حیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ محدث کبیر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ' حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ' قائد جمعیت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ' مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ' قائد اہلحدیث علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ' شیعہ رہنما سید مظفر علی شمسی' مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ' مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان' مولانا عبدالستار خان نیازی' بابائے جمہوریت نوابزادہ نصراللہ خان' صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ' مولانا محمد شریف بہاولپوری' مولانا عبدالرحمن میانوی' احمد سعید اعوان اور میجر محمد ایوب آزاد کشمیر شامل تھے۔ کانفرنس کی آخری نشست سے للکار ختم نبوت آغا شورش کشمیری نے خطاب کیا۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلی جس کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان

کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پھر ربوہ پر سے قادیانی خلافت کی اجارہ داری ختم ہوگئی اور مسلمانوں کو وہاں بسنے کی اجازت مل گئی۔ (ربوہ) کو کھلا شہر قرار دیا گیا۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے (ربوہ) میں داخلہ آسان ہوگیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں زمین خریدی اور مسلم کالونی قائم کی۔ جہاں سب سے پہلے مولانا محمد حیات ؒ نے خطاب کیا۔ انہوں نے وہاں رہائش اختیار کرلی۔ مسجد ختم نبوت بنائی گئی۔ بعد میں مدرسہ اور دیگر عمارتیں بھی تعمیر ہوئیں۔ پھر سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ سے (ربوہ) منتقل ہوگئی۔

پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۶، ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو (ربوہ) کی سرزمین پر پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قادیانی ظلمت کدہ (ربوہ) میں یہ نور ہدایت کی پہلی کرن تھی اس تاریخی عظیم الشان کانفرنس نے ۱۹۳۹ء کی قادیان کانفرنس کی یاد تازہ کردی اور حاضری کے اعتبار سے اس کا ریکارڈ توڑ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمانان پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ عطا فرمایا کہ وہ رسالت مآب ﷺ کے ختم نبوت کے جھنڈے کو دار الکفر (ربوہ) میں بلند کریں کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ مقررین میں مولانا محمد شریف جالندھری ؒ، مولانا تاج محمود ؒ، مولانا احسان اللہ فاروقی ؒ، مولانا عبداللہ خالد، مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد، جانباز مرزا ؒ، مولانا عبدالرحمان اشرفی، مولانا اشرف ہمدانی، مولانا امجد تھانوی، مولانا اللہ وسایا، مولانا اللہ یار خان، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی، صاحبزادہ طارق محمود، علامہ علی غضنفر کراروی، مولانا منظور احمد الحسینی اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان شامل تھے۔

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی۔ ایک دفعہ پھر دنیا نے جنگل میں منگل کا سماں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مسلم کالونی (ربوہ) کی جامع مسجد اور اسکا بہت لمبا چوڑا صحن جلسے کا پنڈال تھا۔ مدرسہ کے کمروں کے ساتھ جو جگہ خالی پڑی تھی اسے خیموں سے پر کرکے استقبالیہ کے دفاتر بنائے گئے تھے۔ مسجد کے ہال کی شمالی جانب پریس گیلری بنائی گئی تھی۔ اس دوسری عظیم الشان کانفرنس میں ملک کے کونے کونے سے جید علماء کرام اور مشائخ عظام تشریف لائے۔ مشائخ عظام میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت لاہوری ؒ کے خلیفہ مجاز مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی قادری ؒ اٹک، مولانا حافظ غلام حبیب صاحب ؒ، چکوالی نقشبندی مجددی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تینوں مکاتب فکر کے جید علماء کرام تشریف لائے۔

علمائے دیو بند میں سے مولانا سید عبدالقادر آزاد' مفتی زین العابدین' مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ' مولانا سید عبدالستار شاہ بنوں' مولانا سید فضل الرحمان شاہ' مولانا زاہد الراشدی' علامہ محمد احمد' مولانا امجد تھانوی' مولانا محمد اجمل خان' مولانا عبدالحکیم' مولانا تاج محمود رحمہ اللہ' مولانا نعیم آسی رحمہ اللہ' بریلوی مکتب فکر سے مجاہد اسلام مولانا مفتی مختار احمد گجراتی خطیب جامع مسجد غوثیہ ڈونگا باغ سیال کوٹ' مولانا صاجزادہ افتخار الحسن آف فیصل آباد' مولانا صدیق آف جھنگ وغیرہ۔

علمائے اہلحدیث سے مولانا عبدالقادر روپڑی اور شیعہ مکتب فکر سے جناب علی غضنفر کراروی اور دوسرے سینکڑوں علمائے کرام تشریف لائے۔ (ربوہ) کی مناسبت سے تبلیغی انداز میں تقریریں ہوئیں۔ علما کی شعلہ بار تقریروں کے دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد کے مطابق قرار دادیں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔ غرض یہ کانفرنس حاضری تقریروں علما کی شرکت' اتحاد بین المسلمین اور اثرات کے اعتبار سے کامیاب ہوئی اور ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے لوگ توحید رسالت' عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' نفاذ شریعت اسلامیہ اور دوسرے دینی مسائل کے متعلق اپنے خون کو گرم' دلوں کو منور اور عمل کے لئے کمربستہ ہوکر گھروں کو لوٹے۔

تیسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

۱۳ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات' جمعہ مسلم کالونی (ربوہ) میں روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس تاریخ ساز کانفرنس میں ملک کے کونے کونے سے عشق رسالت سے سرشار ہزاروں مسلمان قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔ حسب سابق اس کانفرنس میں بھی ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کے جید علما اور مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔

اس دو روزہ کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے' ہر اجلاس کی صدارت مختلف مکاتب فکر کے علما کرتے رہے۔ کانفرنس کا افتتاح مرشد العلماء حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔ جبکہ کانفرنس کا افتتاحی خطاب مولانا محمد شریف جالندھری رحمہ اللہ (اس وقت) ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہوا۔ انہوں نے اپنے مفصل بیان میں کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف کی جانے والی جدوجہد پر روشنی ڈالی' انہوں نے قادیانیوں کی ملک بھر میں خفیہ ارتدادی سرگرمیوں اور آئندہ کے عزائم سے خبردار کیا۔

اس کانفرنس کے دیگر اجلاسوں میں جن علمائے کرام کے بیان ہوئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان' مولانا سمیع الحق صاحب' مولانا ضیاء القاسمی صاحب' حضرت مولانا حبیب اللہ خان صاحب' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید رحمہ اللہ' حضرت مولانا زاہد الراشدی' علامہ ڈاکٹر

خالد محمود صاحب‘ حضرت مولانا سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ‘ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ‘ مولانا امیر حسین گیلانی‘ شیعہ راہنما آغا مرتضیٰ پویا علی غضنفر کراروی‘ ممتاز اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالقادر روپڑی‘ مولانا منظور احمد صاحب‘ خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد‘ مولانا محمد عبداللہ صاحب‘ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب‘ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر‘ جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب‘ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب‘ مولانا بشیر احمد شاد صاحب‘ مولانا خدابخش صاحب‘ مولانا قاری سعیدالرحمان صاحب‘ مولانا عبدالرؤف صاحب جتوئی‘ حافظ محمد اکبر صاحب‘ مولانا فضل الرحمان احرار‘ نامور شاعر سائیں محمد حیات‘ جناب مولانا سلیمان طارق رحمۃ اللہ علیہ‘ جناب صوفی حفیظ جالندھری صاحب‘ مولانا مظفر اقبال‘ پروفیسر غازی احمد‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا نصیرالدین‘ مولانا حسین علی‘ مولانا عبدالهادی صاحب‘ مولانا حامد علی رحمانی صاحب‘ مولانا محبوب الرحمان صاحب۔

چوتھی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

چھوتھی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) بڑے تزک واحتشام سے ۲۴‘ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات‘ جمعہ روایتی جوش وخروش سے منعقد ہوئی۔ کراچی سے لے کر پشاور تک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے حسب سابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے انتھک محنت کی۔ (ربوہ) کے گردو نواح پورے ضلع جھنگ کے مسلسل دورے کئے اور لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کا پیغام پہنچایا۔ کانفرنس میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ایک دن پہلے ہی تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کا افتتاح مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر نے کیا۔ اس دو روزہ کانفرنس میں مجلس کے رہنماؤں‘ مبلغین کے علاوہ دیوبندی‘ بریلوی‘ شیعہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمانے بھی خطاب کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ اس کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کا آغاز مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمان جالندھری مدظلہ کے خطاب سے ہوا کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے۔ دیگر مقررین میں مولانا فضل الرحمان صاحب‘ جناب محمد اسلم کھچیا‘ (اس وقت کے ممبر قومی اسمبلی) مولانا عبدالقادر روپڑی‘ مولانا عبدالقادر آزاد‘ مولانا عبدالرحمان جامعہ اشرفیہ مولانا محمد لقمان علی پوری‘ جناب ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ‘ مولانا منظور احمد‘ مولانا اللہ وسایا صاحب صاحبزادہ سید افتخار الحسن صاحب‘ جناب علامہ علی غضنفر کراروی‘ جناب آغا مرتضیٰ پویا صاحب‘ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی صاحب‘ مولانا محمد یوسف انور‘ مولانا طفیل احمد ضیا صاحب‘ مولانا محمد حسین چنیوٹی‘ مولانا محمد

اشرف ہمدانی صاحب' مولانا امیر حسین گیلانی' ڈاکٹر حافظ محمد اسلم صاحب' صہیب اسلم قریشی' یعقوب باوا' مولانا قاری سعید الرحمان صاحب' حاجی محمد ایوب' مولانا عبدالوارث' مولانا قاضی اللہ یار' مولانا احمد میاں حمادی صاحب' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد' مولانا نورالحق نور صاحب شامل ہیں۔ سابقہ کانفرنسوں کی طرح یہ کانفرنس بھی ملک کے کونے کونے سے لوگوں کی بھرپور شرکت اور تمام مکاتب فکر کے علما کی بھرپور نمائندگی کی وجہ سے کامیاب ترین کانفرنسوں میں شمار کی جائے گی۔

پانچویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

مورخہ ۱۶' ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعرات' جمعہ حسب سابق سرزمین (ربوہ) مسلم کالونی میں مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔ ۱۶ اکتوبر کی صبح ہی سے عاشقان ختم نبوت کے قافلے مسلم کالونی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ جونہی کوئی قافلہ ریلوے پھاٹک کو عبور کر کے مسلم کالونی میں داخل ہوتا پرجوش نعروں سے ان کا استقبال کیا جاتا۔ گوجرانولہ جو شمع ختم نبوت کے پروانوں کا شہر ہے ۲۵ بسوں کا ایک عظیم الشان قافلہ بڑی آب و تاب کے ساتھ جلسہ گاہ میں داخل ہوا تو ہر طرف جذبات کا ارتعاش پیدا ہو گیا' نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' امیر شریعت زندہ باد' شہدائے ختم نبوت زندہ باد' کے نعروں سے (ربوہ) کی فضا گونج اٹھی۔ ۱۶ اکتوبر بروز جمعرات کانفرنس کا پہلا اجلاس شروع ہوا' اجلاس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے معمر راہنما مولوی احمد حسین شاکری نے کی جبکہ اس نشست کے مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ چکوال والے تھے۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری سید حسن شاہ صاحب نے حاصل کی۔ اس نشست میں درج ذیل مقررین نے اپنے اپنے خطاب سے شرکائے جلسہ کے دلوں کو گرمایا۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب' جناب محمد یوسف صاحب (طالب علم اسلامیہ کالج) مولانا محمد اسلم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول (ربوہ)' مولانا صاحب کے بعد امیر شریعت کے دیرینہ رفیق اور پنجابی کے معروف شاعر سائیں حیات علالت اور بڑھاپے کے باوجود سٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے گلوگیر لہجہ اور بہتی آنکھوں کے ساتھ اپنے سے بچھڑنے والے ساتھیوں کے ذکر کے ساتھ ایک پنجابی نظم سنائی۔ ان کے بعد مولانا محمد حسین صاحب چنیوٹی نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا ان کے بعد مولانا فضل الرحمان احرار' مولانا قاضی اللہ یار اور اہلحدیث مکتب فکر کے مشہور عالم دین مولانا عبدالعزیز صاحب یکے بعد دیگرے تشریف لائے مولانا عبدالعزیز کی تقریر کے بعد صاحبزادہ طارق محمود صاحب نے اعلان کیا کہ آج ختم نبوت کانفرنس کا پہلا روز ہے اور آج پہلی خوشخبری یہ ہے کہ (ربوہ) کے مشہور ایڈووکیٹ جناب سلطان احمد ارشاد صاحب نے قادیانیت سے تائب ہو کر

حضرت الامیر شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ہاتھوں اسلام قبول کرلیا ہے۔ بعد ازاں مولانا سید محمد اشرف ہمدانی صاحب‘ جناب سلطان احمد ارشاد صاحب کو سٹیج پر لے آئے اور اعلان کیا کہ سلطان احمد صاحب آج سے ہمارے بھائی ہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر دامن مصطفی ﷺ سے وابستہ ہو چکے ہیں اب اگر کسی نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے‘ جناب سلطان احمد صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں اپنا تعارف اور قادیانیت کے مکرو فریب سے پردہ اٹھایا ان کے خطاب کے بعد کانفرنس کے پہلے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

بعد نماز عشاء دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ جبکہ تلاوت کی سعادت سید حسین شاہ صاحب نے حاصل کی تلاوت کے بعد ملک کے مشہور نعت خواں احمد بخش چشتی نے تاجدار ختم نبوت کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ یہ نشست رات گئے تک جاری رہی اس اجلاس میں درج ذیل علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا انذر حسین قاسمی‘ مولانا یار محمد عابد‘ صوبہ سرحد کے بزرگ راہنما حضرت مولانا عبداللہ خالد صاحب‘ مولانا نور الحق نور‘ مولانا محمد یونس صاحب خطیب گنج مردان‘ جناب ملک رب نواز ایڈووکیٹ‘ مولانا نذیر احمد‘ مولانا محمد یوسف بہاولپوری‘ مولانا غلام فرید‘ جناب ملک محمد اکبر ساقی‘ شامل ہیں جبکہ اس اجلاس کے اہم مقرر علامہ خالد محمود صاحب اور حضرت مولانا عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ صاحب دین پوری تھے۔ ان دو بزرگوں نے اپنے محققانہ اور فاضلانہ بیان میں سامعین کو خوب محظوظ کیا۔

۱۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی‘ تلاوت قرآن مجید کے بعد معروف نعت خواں احمد بخش چشتی نے نعت پڑھی۔ اس اجلاس کے اہم مقرر جماعت اسلامی کے راہنما جناب قاضی احسین احمد تھے۔ جبکہ کراچی کے معروف عالم دین اور جماعت کے راہنما ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب نے جمعہ کا خطبہ دیا‘ جمعہ کے بعد اجلاس کی صدارت حضرت مولانا سید محمد اشرف نے کی۔ معروف پنجابی شاعر سائیں محمد حیات نے پنجابی نظم پیش کی۔ ۵ ویں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کے آخری اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت پر مفصل روشنی ڈالی۔ جبکہ دیگر مقررین میں گوجرانوالہ سے علامہ محمد احمد‘ سرگودھا جماعت کے مبلغ اور سرگرم رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا منظور احمد الحسینی‘ ٹنڈو آدم کے بزرگ راہنما مولانا احمد میاں حمادی‘ مولانا ضیاالدین آزاد‘ جناب عبدالحمید رحمانی‘ مجلس احرار اسلام کے

چوہدری ثناء اللہ' ڈیرہ غازی خان سے مجلس کے متحرک راہنما مولانا صوفی اللہ وسایا' قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیا الرحمان فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ' مولانا منظور احمد' ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری اہلحدیث مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی شامل ہیں۔

اس کانفرنس میں جو قرار دادیں منظور کرائی گئیں :

(۱) آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) صدیق آباد منعقدہ ۱۶' ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعزیرات پاکستان کے قانون امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل اور موثر عمل درآمد کرایا جائے۔

(۲) (ربوہ) میں پبلک مقامات' نجی عمارات' قادیانی عبادت گاہوں' دکانات' اور مکانات پر نمایاں طور پر کلمہ طیبہ لکھ کر اسلامی شعائر کی توہین کی گئی ہے۔ بار بار یاد دہانی کے باوجود وفاقی اور صوبائی حکومت عدم تعاون کی پالیسی پر گامزن ہے۔ لہٰذا فوری طور پر (ربوہ) میں قانون نافذ کرتے ہوئے تمام جگہوں پر سے حکومت کلمہ طیبہ مٹوائے۔

(۳) ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فیصل آباد ریلوے پلیٹ فارم پر قادیانی گروپ انسپکٹر رانا عبدالرشید کی طرف سے قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے پر اسے معطل کیا جائے۔

(۴) یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کیا جائے۔ اور ان کی جگہ مسلمان افسران کا تقرر کیا جائے۔ نیز قادیانیوں کو آبادی کے تناسب سے اقلیتوں کے کوٹہ سے ملازمتوں میں ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔

چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۸' ۹ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کے چاروں صوبوں سے فرزندان توحید کی ایک کثیر تعداد شریک ہوئی۔ جن کی تعداد ہزاروں میں شمار کی گئی۔ اس دو روزہ کانفرنس کی کل چھ نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کے صدر مولانا نور الحق نور صاحب پشاور' دوسری اور تیسری نشست کے صدر حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور مہمان خصوصی مولانا ہدایت اللہ بالیجی تھے۔ چوتھی نشست کے صدر حاجی بلند اختر لاہور' پانچویں اجلاس کی صدارت مولانا فقیر محمد آف فیصل آباد نے کی' چھٹے اور آخری اجلاس کی صدارت حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔

حسب سابق کانفرس کا افتتاحی بیان مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ نے کیا جبکہ دیگر مقررین میں مولانا عبدالغفور حقانی، جمیعت علماء اسلام سندھ کے راہنما مولانا غلام قادر صاحب، مجلس عمل سیالکوٹ کے راہنما مولانا انذر قاسمی، صوبہ سرحد کے اہلحدیث راہنما مولانا محمد عبداللہ صاحب، مولانا احسان احمد، حضرت مولانا عبدالحی صاحب جام پوری، جناب اورنگ زیب صاحب، مولانا احمد یار آف وہاڑی، طالب علم راہنما مرغوب الرحمان، علامہ عبدالحق مجاہد، مولانا محمد عبداللہ سندھی، قاری خلیل احمد بندھانی، جمیعت علماء اسلام برطانیہ کے راہنما مولانا مفتی مقبول احمد، جناب حاجی عبدالحمید رحمانی، مولانا عبدالروف جتوئی، سندھ کے عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا جمال اللہ الحسینی، جناب طاہر رزاق، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حفیظ الرحمان، قاری سعید احمد، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا امیر حسین گیلانی، اور قاری محمد یوسف قاسمی صاحب شامل ہیں۔ کانفرنس کے دوسرے دن کل تین اجلاس ہوئے۔ ان اجلاسوں میں جن علما اور خطباء کے بیان ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔

ممتاز عالم دین حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری، جناب نعیم آسی مرحوم، جناب ملک رب نواز چنیوٹی، حافظ محمد اکبر، مولانا محمد یوسف بہاولپوری، مولانا محمد احمد ننکانہ، تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے راہنما مولانا عبدالغفور، مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی، مولانا عبداللطیف شاہکوٹی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا غلام حسین جھنگوی، صاحبزادہ افتخار الحسن، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا فضل الرحمان احرار، ملک محمد اسلم کھیلا، اور مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالقادر روپڑی شامل ہیں۔

ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۸۸ء میں پنجاب بھر میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ صدیق آباد میں ہر سال منعقد ہونے والی دو روزہ کانفرنس صرف جمعۃ المبارک کے دن ایک روزہ رکھی جائے۔ الحمدللہ رکاوٹوں کے باوجود شمع رسالت ﷺ اور ختم نبوت کے پروانوں نے کراچی سے لے کر خیبر تک اور لاہور سے لے کر گوادر پشین بلوچستان تک کے ہزاروں پروانوں نے بھرپور شرکت کرکے یہ ثابت کردیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت جہاں بھی اور جس وقت بھی ہمیں دعوت دے گی ہم اس پر لبیک کہیں گے اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کردیں گے۔ جمعہ کی صبح مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مرکزی عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ یہ اجلاس

امیر مرکزیہ مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سابقہ تاریخ اور عالمی مجلس کی ملک اور بیرون ملک خدمات کو پیش کیا۔ تقاریر کے بعد امیر مرکزیہ کے لئے مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور نائب امیر مرکزیہ کے لئے مفتی احمد الرحمان صاحب مدظلہ کے اسمائے گرامی کو پیش کیا گیا۔

اراکین مجلس عمومی نے متفقہ طور پر حضرت اقدس کو امیر اور مفتی صاحب مرحوم کو نائب امیر منتخب کیا۔ جبکہ دیگر عہدیداروں کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر مرکزیہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ ساتویں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ساڑھے دس بجے جناب حاجی بلند اختر نظامی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جبکہ افتتاحی تقریر "ایڈیٹر لولاک" صاحبزادہ طارق محمود نے کی۔ اس کانفرنس کے دیگر مقررین کے نام یہ ہیں۔

سید ممتاز الحسن شاہ صاحب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا فضل الرحمان احرار، ہری پور ہزارہ کے مولانا گل رحمٰن صاحب، ایبٹ آباد سے تعلق رکھنے والے جناب خالد محمود صاحب، جناب ثناء اللہ بھٹہ، مولانا نور الحق نور صاحب، مولانا محمد یعقوب چنیوٹی، مولانا عبدالحفیظ مکی، حاجی عبدالحمید رحمانی، ادارہ منہاج القرآن کے مولانا محمد احمد مجددی، حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا منظور احمد، جبکہ اس کانفرنس کے آخری مقرر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۸، ۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، جمعہ کو منعقد ہوئی، کانفرنس کا افتتاح امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی پر سوز دعا سے ہوا۔ اس کانفرنس کے کل پانچ اجلاس ہوئے جس سے تمام مکاتب فکر کے علما اور رہنماؤں نے خطاب کیا جبکہ ملک بھر سے ہزاروں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے جوق در جوق شرکت کرکے عقیدہ ختم نبوت سے قلبی وابستگی کا ثبوت دیا۔ کانفرنس کا افتتاحی خطاب مولانا عبدالرحیم اشعر کا تھا جنہوں نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور سامعین کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا۔

اس کانفرنس کے دیگر اجلاسوں میں درج ذیل علماء کرام اور خطباء حضرات نے بیانات کئے۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان، جمعیت علماء پنجاب کے رہنما مولانا محمد عبداللہ بھکر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے (اس وقت کے نائب امیر) مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی، دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث مولانا سعید احمد پالن پوری، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق صاحب، مولانا محمد انور جیلانی، جناب طاہر رزاق، حاجی عبدالحمید رحمانی،

مولانا محمد عبداللہ بہاولپور، مولانا جمال اللہ الحسینی، امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ، بریلوی مکتب فکر کے عظیم سکالر مولانا سید افتخار الحسن شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جماعت اسلامی کے رہنما، مولانا عبدالمالک، جماعت اسلامی پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد، مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا نعیم ترین، مولانا حکیم محمد اسماعیل، مولانا قاضی اللہ یار، بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا احمد علی قصوری، ادارہ منہاج القرآن کے خواجہ نذیر احمد صدیقی، مولانا دوست محمد نوابشاہ سندھ، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، اور صاحبزادہ طارق محمود شامل ہیں۔

نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایک روزہ تھی۔ یہ کانفرنس ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ کو منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان، قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیا الرحمان فاروقی شہید، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا منظور احمد، حافظ عبدالقادر روپڑی، میاں فضل حق، صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرحیم اشعر، یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا فضل الرحمان احرار، مولانا قاضی عبداللطیف اختر، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا عزیز احمد بہلوی، چوہدری عبدالحمید، چوہدری محمد اقبال چیمہ، نے خطاب کیا۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمی ؒ نے پہلی اور آخری بار اس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر و قاری صولت نواز نے تلاوت جبکہ نعت خوانوں میں سید امین گیلانی اور طاہر جھنگوی برادران شامل ہیں۔ اس دفعہ کانفرنس الیکشن کے باعث بجائے اکتوبر کے نومبر میں اور بجائے دو دن کے ایک دن منعقد ہوئی۔

دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ تلاوت کلام پاک ڈاکٹر قاری صولت نواز نے کی۔ شاعر احرار جانباز مرزا ؒ نے اس کانفرنس میں آخری بار نعت پیش کی۔ ان کے علاوہ حاجی فلک شیر اور سید امین گیلانی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مقررین میں دارالعلوم دیوبند سے علامہ سید محمد انظر شاہ کشمیری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی ؒ، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا سید عبدلقادر آزاد، مولانا محمد لقمان علی پوری، حافظ عبدالقادر روپڑی، حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا محمد عبداللہ

اسلام آباد' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا عبدالرؤف جتوئی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا اللہ وسایا' مولانا فضل الرحمان احرار رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر' مولانا فتح محمد' مولانا منظور احمد' اور مصر کے شیخ عیسیٰ محمد نے خطاب کیا۔ صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ نے آخری بار خطاب کیا۔

گیارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۸' ۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات' جمعہ منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ حافظ لدھیانوی' سید امین گیلانی' اور طاہر جھنگوی برادران نے نعتیں پیش کیں۔ مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' علامہ ڈاکٹر خالد محمود' مولانا میاں محمد اجمل قادری' مولانا عبدالحمید لنڈ' مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا منظور احمد' مولانا اللہ وسایا' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا امجد خان اور مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی شامل تھے۔

بارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۲۱' ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات' جمعہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' امیر جماعت اسلامی' سینیٹر قاضی حسین احمد' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان' قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ابو ریحان ضیاالرحمان فاروقی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد اعظم طارق' مولانا عبدالحفیظ مکی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا امجد خان' مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا محمد اکرم طوفانی' اور پروفیسر غازی احمد شامل تھے۔ مولانا عبدالرؤف جتوئی رحمۃ اللہ علیہ آخری بار کانفرنس میں شریک ہوئے۔ سید امین گیلانی نے نعت پیش کی۔ مولانا اعظم طارق پہلی مرتبہ تشریف لائے جبکہ حرکۃ الانصار بننے کے بعد مولانا فضل الرحمان نے بھی پہلی مرتبہ اس کانفرنس میں شرکت کی۔

تیرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۳' ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعرات' جمعہ' منعقد ہوئی' جس کی صدارت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ سید امین گیلانی' طاہر جھنگوی برادران اور اسحاق ساقی نے نعتیں پیش کیں' کانفرنس سے فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' علامہ ڈاکٹر خالد محمود' مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا میاں محمد اجمل قادری' مولانا محمد اعظم طارق' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا اللہ

وسایا' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا میاں محمد اجمل قادری' مولانا عبدالحمید لنڈ' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اکرم طوفانی' اور اہلحدیث مکتبہ فکر کے مولانا سید ضیا اللہ شاہ بخاری نے خطاب کیا۔

چودھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۱۳' ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات' جمعہ منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ نعت خوانوں میں سید امین گیلانی' طاہر جھنگوی' اور حافظ لدھیانوی شامل تھے۔ مقررین میں بھارت سے علامہ سید محمد انظر شاہ کشمیری مدظلہ اور مولانا سید محمد ارشد مدنی مدظلہ شامل تھے۔ ان کے علاوہ امام المحدثین شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے خصوصی طور پر کانفرنس میں شرکت کی۔ امام کعبہ کے نمائندے شیخ عبدالرحمان عبداللہ السعیدی نے بھی خطاب کیا۔ دوسرے مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی' مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان' قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی' مولانا محمد اعظم طارق' مولانا زاہد الراشدی' مولانا اشرف علی' مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا ڈاکٹر سید عبدالقادر آزاد' مولانا قاضی عبداللطیف اختر' حافظ زبیر احمد ظہیر' مولانا عبدالغفور حیدری' مولانا محمد اجمل قادری' مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا اللہ وسایا' مولانا امجد خان' مولانا عبدالقدیر لنڈ' مولانا محمد اکرم طوفانی' ملک محمد اسلم کھچیا' شامل تھے۔ پیر طریقت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ مولانا سید محمد بنوری آخری بار تشریف لائے جبکہ مولانا عبدالغفور حیدری کانفرنس میں پہلی بار تشریف لائے۔

پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۳' ۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات' جمعہ منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ سید امین گیلانی اور سید سلیمان گیلانی نے نعتیں پیش کیں۔ بھارت سے امیر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ نے خاص طور پر کانفرنس میں شرکت کی۔ دیگر مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان' قائد حرکۃ الانصار' مولانا فضل الرحمان خلیل' مولانا فضل الرحمان درخواستی' جناب لیاقت بلوچ' مولانا عبدالمالک' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا عبدالقدیر لنڈ' اور ملک محمد اسلم کھچیا شامل تھے۔ مولانا فاروقی رحمہ اللہ کی قید کی وجہ سے صدر سپاہ صحابہؓ شیخ حاکم علی (صوبائی وزیر)

نے اپنی جماعت کی نمائندگی کی۔ پہلے روز آخری خطاب مولانا سید عبدالمجید ندیم کا تھا۔ انکا خطاب شروع ہوتے ہی بارش شروع ہوگئی اور سلسلہ تقریر منقطع ہوگیا۔ بہرحال اگلے روز موسم اچھا ہوگیا اور کانفرنس کی کاروائی پھر سے شروع ہوئی۔ ۱۹۹۶ء کی کانفرنس میں اس بارش کے بعد قائدین مجلس نے شرکائے کانفرنس کے لیے کئی اور کمرے بنوائے۔

سولھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

۲' ۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء بروز جمعرات' جمعہ' منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ تلاوت کلام مجید ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز نے کی جبکہ سید امین گیلانی اور سید سلیمان گیلانی نے نعتیں پیش کیں۔ مقررین میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان' جناب لیاقت بلوچ' ملک محمد اسلم کھچیانہ' سید مزمل احمد شاہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا سیف اللہ خالد' حافظ زبیر احمد ظہیر' محمد سلیم بٹالوی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا میاں محمد اجمل قادری' مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا امجد خان' مولانا سید امیر حسین گیلانی' صاحبزادہ عبدالشکور نقشبندی' شامل تھے۔ انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر اور قائد تنظیم الاخوان مولانا محمد اکرم اعوان' پہلی دفعہ تشریف لائے تھے۔ مولانا ضیاالرحمان فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے بعد ان کے جانشین قائد سپاہ صحابہؓ مولانا علی شیر حیدری نے بھی پہلی دفعہ اس کانفرنس کو رونق بخشی۔

سترھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

اس سال بھی انشاءاللہ العزیز سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۵' ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات' جمعہ کو منعقد ہوگی۔ جس میں اندرون وبیرون ملک کے جید علمائے کرام تشریف لائیں گے۔ یہ سالانہ کانفرنس اتحاد اسلامیہ کا مظہر بن چکی ہے۔ تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام یہاں ایک سٹیج پر جمع ہوتے ہیں۔ اس کانفرنس کے ذریعے (ربوہ) میں بسنے والے قادیانیوں کو بھی اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اور ان کے گھروں تک آواز حق پہنچتی ہے۔ اس کانفرنس کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کی ذیلی تنظیموں سے وابستہ مختلف علاقوں کے افراد کو باہم ملنے اور متعارف ہونے کا موقعہ بھی میسر آتا ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف دینی جماعتوں کے قائدین مل بیٹھ کر امت مسلمہ کے مسائل پر غور کرتے ہیں۔

غرض یہ کہ :

یہ کانفرنس انتہائی اہم ترین کانفرنس ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اس دو روزہ کانفرنس میں طعام کے لئے ۱۰ روپے کے ٹوکن سے آپ دو دن تک اچھے اچھے کھانے کھا سکتے ہیں۔ رہائش کے لئے شامیانے اور کئی کمرے ہیں۔ ختم نبوت کے کام سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے لئے اس کانفرنس میں شرکت نہایت لازمی اور مفید ہے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے اس بات کی تائید کریں گے۔۔۔۔۔۔۔ لہٰذا میری تمام قارئین سے یہ گذارش ہے کہ اس روح پرور کانفرنس میں شرکت کرکے دنیا اور آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔

نواب شاہ میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ

ڈش انٹینا، لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک کی مفت تقسیم

ضلع نواب شاہ میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بڑے پیمانے پر لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک بڑی تعداد میں تقسیم کئے جارہے ہیں اور دیہی علاقوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ نواب شاہ میں مٹھی بھر قادیانیوں نے ڈش انٹینا کی مفت تقسیم کے بعد اچانک اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کردیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے قادیانی پروفیسر عبدالقادر ڈوہری کا ترجمہ کیا ہوا قران پاک جو سندھی زبان میں شائع کیا گیا ہے نواب شاہ اور اندرون سندھ بڑی تعداد میں بلا معاوضہ تقسیم کیا ہے۔ اس سلسلے میں دیہات کے سادہ لوح افراد کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس قرآن کے ساتھ پمفلٹ کا سیٹ بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں قادیانی جماعت کی تیس سالہ کارکردگی کی رپورٹ میں سبز باغ دکھائے گئے ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مذہبی حلقوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کا اجلاس امیر ملک محمد وسیم صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں شبان ختم نبوت کے راہنما مولانا ابو طلحہ محمد راشد مدنی صاحب مرکزی کمیٹی شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم اور شبان ختم نبوت کے یونٹ جوہر آباد اور یونٹ قائد اعظم کالونی کے عہدیداران اور شبان ختم نبوت کے مجاہدین کی بڑی تعداد نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے۔ بصورت دیگر نواب شاہ کی انتظامیہ نواب شاہ کے حالات کی ذمہ دار ہوگی۔

جماعتی سرگرمیاں

کوئٹہ کی عدالت سے توہین قرآن کے مجرم کو سزا عمر قید بامشقت

۹۸۔۴۔۲۴ کو مسلمان نماز جمعہ ادا کر کے واپس اپنے گھروں کو جارہے تھے کہ حاجی محمد نسیم خان کاکڑ کی نظر حاجی غلام حسین پر پڑی جو نیل ہوٹل کے عقب میں گندی نالی میں ہاتھ مار رہا تھا۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ نالی میں قرآن پاک کے شہید شدہ اوراق بہہ رہے ہیں۔ حاجی نسیم خان نے کچھ اوراق ہاتھ میں اٹھائے اور سامنے مسجد عثمانیہ میں مولوی جمعہ خان سے پوچھا کہ یہ اوراق مسجد سے تو نہیں آرہے۔ مولوی جمعہ خان نے کہا ایسا نہیں ہے۔ دونوں حضرات واپس حاجی غلام حسین کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ نیل ہوٹل کے پائپ سے آرہے ہیں۔ حاجی نسیم خان مولوی جمعہ خان اور حاجی غلام حسین کو لے کر نیل ہوٹل کے منیجر کے پاس گئے، تمام معاملہ منیجر سے کہا اور منیجر کو ساتھ لے کر کمرہ نمبر ۵ پہنچے تو کمرہ اندر سے بند تھا۔ دروازہ کھٹکھٹا کر کھلوایا گیا تو اندر سے ایک شخص برآمد ہوا جس نے اپنا نام عبدالعزیز ولد عبدالقادر بتایا۔ کمرہ کی تلاشی سے قرآن پاک کے شہید اوراق ملے۔ حاجی نسیم خان نے فلش کا دروازہ کھول کر دیکھا تو پلاسٹک کی بالٹی میں شہید شدہ اوراق موجود تھے اور فلش میں دیکھا گیا تو وہاں بھی اوراق قرآن پاک موجود تھے جو حاجی نسیم خان نے نکال لئے پولیس کو اطلاع ہوئی سردار طارق منظور ایس آئی نے شہید شدہ اوراق قرآن قبضہ میں لے کر ملزم عبدالعزیز ولد عبدالقادر کو گرفتار کر کے تھانہ سٹی لے گئے۔ واقعہ کا علم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہوا تو جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا منیرالدین صاحب نے کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعت توہین قرآن کیس کی پیروی کرے گی۔ چنانچہ دفعہ ۲۹۵ B کے تحت ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ حاجی نسیم خان کاکڑ مدعی بنے اور تفتیش شروع ہوگئی تقریباً" دو ماہ کی جدوجہد کے بعد چالان عدالت میں پیش ہوا ایڈیشنل سیشن جج جناب محمد حنیف خان سالائی نے ۹۸۔۶۔۲۳ کو مقدمہ کی سماعت شروع کی۔ ملزم کو متعدد پیشیوں پر وکیل کرنے کی تاکید کی گئی۔ آخرکار ۹۸۔۷۔۳ کو ملزم پر فرد جرم عائد کردی گئی اور ۹۸۔۷۔۸ کو عدالت نے گواہوں کو شہادت کے لئے طلب کیا اور یکے بعد دیگرے استغاثہ کے ۹ گواہ پیش ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) حاجی محمد نسیم خان کاکڑ (۲) حاجی غلام حسین (۳) محمد نسیم منیجر ہوٹل نیل (۴) مولوی مطیع اللہ (۵) مولوی جمعہ خان (۶) مشتاق مسیح (۷) امیر محمد دشتی اے ایس آئی (۸) اظہر حسین اے ایس آئی (۹) سردار طارق منظور ایس آئی۔ مقدمہ کی سماعت نو ۹ پیشیوں

میں مکمل ہوئی ۹۸۔۸۔۷ کو فاضل جج جناب محمد حنیف سالائی نے فیصلہ سنایا کہ ملزم عبدالعزیز ولد عبدالقادر کو توہین قرآن کے جرم میں دفعہ ۲۹۵ B عمر قید با مشقت دی جاتی ہے۔ مقدمہ کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے کی' علاقہ کے علماء ائمہ حضرات اور تمام دینی حلقوں کا تعاون جاری رہا۔ جماعت کی طرف سے وکلاء کا ایک پینل تشکیل دیا گیا تھا۔ جس نے اپنا خصوصی وقت اس کیس کی تیاری میں دیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) جناب چوہدری محمد رفیق صاحب ایڈووکیٹ

(۲) جناب چوہدری محمد ممتاز یوسف صاحب ایڈووکیٹ

(۳) جناب زاہد مقیم انصاری صاحب ایڈووکیٹ

(۴) جناب سید اشفاق محمود صاحب ایڈووکیٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار وارا کین جنھوں نے صوبائی امیر حضرت مولانا بشیر الدین صاحب کی نگرانی میں کیس کی پیروی کی اور ہر پیشی پر حاضر ہوئے۔ جناب حاجی شاہ محمد آغا صاحب' امیر دوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب حاجی تاج محمد فیروز سیکرٹری جنرل' جناب حاجی خلیل الرحمان جوائنٹ سیکرٹری' جناب حاجی نعمت اللہ نگران دفتر' جناب حاجی طفیل محمد صاحب احرار' جناب فیاض حسن سجاد روزنامہ جنگ' مولانا عبدالعزیز جتوئی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی ناظم نشرواشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' حضرت مولانا قاری انوار الحق حقانی خطیب مرکزی مسجد کوئٹہ' جناب غازی عبدالرحمان صاحب' حافظ خادم حسین گجر' جناب غلام یاسین آصف' حضرت مولانا قاری عبداللہ مغیرہ' جناب محمد حنیف سلائی مشین والے' سید ریحان زیب' پروفیسر محمد عبداللہ' پروفیسر فیض محمد ربانی' جناب حافظ محمد شریف' محمد شریف منگلا۔

قادیانیت سے توبہ

مردان کے علاقہ بگٹ گنج کے ایک قادیانی خاندان کے ۲۰ سالہ نوجوان تھرڈ ایئر کے طالب علم پیدائشی قادیانی عظیم اقبال عرف جی ولد حلیم اقبال غیر مسلم قادیانی نے ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں خطیب جامع مسجد ایک مینار بگٹ گنج مولانا فیض الرحمان کے ہاتھ اسلام قبول کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں پر لعنت بھیجتے ہوئے مرزائیت قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کیا اور اپنے قادیانی والدین اور جملہ قادیانی غیر مسلم رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اعلان کر کے اپنے آپ کو علاقہ کے مسلمانوں کے سپرد کرتے ہوئے

ان کے ہمراہ باقی زندگی گزارنے کا اظہار کیا اس موقع پر خطیب صاحب کے علاوہ جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب' جناب حاجی شاہ نسیم خان' جناب حاجی عبدالوہاب صاحب' جناب حاجی ضمیر گل صاحب' جناب نصیر تاجک صاحب' حاجی عبدالجبار صاحب' حاجی شاہ خالد صاحب کی موجودگی میں پروانہ ختم نبوت جناب جاوید اختر بیگ صاحب نے نومسلم عظیم اقبال کو اپنا چھوٹا بھائی قرار دیتے ہوئے اس کی ہر قسم کی کفالت علاقہ معززین کے تعاون سے پوری کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ اس موقع پر فضا اللہ اکبر تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ہزاروں مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرداً" فرداً" عظیم اقبال کو گلے لگا کر مبارک باد دی اور جلوس کی شکل میں سارے علاقہ میں جگہ جگہ گل پاشی کر کے مسلمانوں نے گرم جوشی سے استقبال کیا۔

اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن ناظم مجلس پشاور مولانا نورالحق نور نے علاقہ مردان کا مختصر دورہ کرتے ہوئے علاقہ کے علماء کرام اور مسلمانوں کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا اور مبارک باد دی اس موقع پر مولانا نے جامع مسجد میں خطاب فرمایا۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی غیر مسلم اسلام کے باغی پاکستان کے غداروں کا ٹولہ انگریز کا خود کاشتہ پودہ اور یہودیت اور نصرانیت کے جوڑ سے پیدا ہونے والا بچہ ہے۔ قادیانیت ملک و ملت کے لئے عظیم خطرہ ہے' مولانا کے اس دورہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مولانا نے بکٹ گنج مردان میں دفتر کے افتتاح کے لئے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے ے ستمبر آپ کی تشریف آوری پر وقت لے کر مردان آنے کا وقت لیا۔ مولانا نے عظیم اقبال کو مبارک باد دیتے ہوئے دین اسلام پر اس کی استقامت کے لئے دعا کی۔

قادیانیوں کو عبرتناک شکست

بہاولنگر (ر پ ذوالفقار علی) گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی اپنے تبلیغی دورے پر ڈاہرانوالہ پہنچے تو وہاں مولانا محمد اجمل کے پاس درس قرآن کا پروگرام طے پایا۔ مولانا نے عشاء کے بعد اپنے مفصل بیان میں پہلے سیرت نبوی ﷺ اور پھر مرزا قادیانی کے کذب اور کردار پر روشنی ڈالی۔ واضح رہے کہ ڈاہرانوالہ کے اردگرد قادیانی آباد ہیں جب انہوں نے مرزا کے متعلق باتیں سنیں تو بوکھلاہٹ میں بیان کے بعد مولانا محمد طیب فاروقی کو چیلنج کر دیا کہ آپ نے حوالہ جات غلط پیش کئے ہیں اس کے ثبوت فراہم کریں۔ جب یہ بات دوسرے مسلمانوں تک پہنچی تو اردگرد کے مسلمان کافی تعداد میں رات گئے تک اکٹھے ہو گئے۔ آخر طے پایا کہ کل صبح آٹھ بجے تک مرزائی اشٹام پیپر پر لکھ کر دیں کہ اگر حوالہ جات درست

ہوئے تو وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حلقہ اسلام میں داخل ہوجائیں گے۔

اس دوران مولانا محمد طیب نے بہاولنگر سے رات کو فون کر کے ضروری کتب منگوالیں۔ اس کے علاوہ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے مہتمم حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی سے رات کو رابطہ کر کے ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مولانا قاسمی صاحب بھی بہت سی کتابیں اور دیگر علمائے کرام کے ہمراہ ڈاہرانوالہ پہنچ گئے۔ وقت مقررہ پر تو کیا دن کے ۱۲ بجے تک کوئی قادیانی نہ آیا۔ وہاں پر اعلانات کئے گئے' ارد گرد کے تمام مسلمان دس بجے تک جمع ہوچکے تھے۔ ہر طرف ختم نبوت زندہ باد کے نعرے اور مرزائیت مردہ باد کے نعرے گونج رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا محمد طیب فاروقی نے اپنے مفصل بیان میں مرزائی مذہب کے عقائد باطلہ کے متعلق لوگوں کو آگاہ کیا۔ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نے بھی خطاب فرمایا' اور آئندہ کا جمعہ غلہ منڈی ڈاہرانوالہ میں طے ہوا۔ لہٰذا ۲۱ اگست کو مولانا محمد طیب فاروقی نے جمعہ غلہ منڈی کی جامع مسجد میں پڑھایا کسی قادیانی کو جرات نہ ہوئی کہ سامنا کرے اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کو شکست دی اور مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ واضح رہے کہ مولانا محمد قاسم قاسمی کی ختم نبوت کے حوالے سے بہت سی خدمات ہیں جن کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ضلع کی ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے ہر محاذ پر باطل قوتوں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ ان تمام پروگراموں کے انتظامات خصوصاً" مولانا قاری محمد اجمل مدینتہ العلوم' مولانا محمد اجمل جامع مسجد غلہ منڈی ڈاہرانوالہ' محترم محمد افضل صاحب' مولانا سعید احمد صاحب اور احمد سلیم صاحب اور دیگر احباب نے بڑے احسن طریقے سے کئے۔

ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

(ر پ ایچ ساجد اعوان) ایبٹ آباد ہزارہ کے غیرت مند مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر مرکزی جامع مسجد اپنی تمام تر وسعتوں اور چار منزلہ عمارت کے باوجود تنگئ داماں کا نقشہ بنی رہی۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں مکمل روحانی ماحول' جذبات کا الاؤ سینوں میں دہکتا رہا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء کو جمعۃ المبارک کے خطبہ میں استاذ المجاہدین شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے لوگوں کے قلوب کو خوب خوب عشق مصطفیٰ ﷺ سے گرمایا اور قادیانیت کے عملی محاسبہ پر زور دیا۔ انہوں نے کہا میں نے خود اپنے ہاتھوں سے لاہور میں ایک قادیانی کے مرزا قادیانی کی تعریف کرنے پر دانت توڑے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا وہی علاج کیا جانا چاہئے بلکہ انشاء اللہ عنقریب وہی علاج کیا جائے گا جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کا کیا تھا۔

نماز جمعہ بلا مبالغہ دس ہزار فرزندان توحید نے مخدوم العلماء حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد نے مہمان علماء کرام اور مدعوین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قادیانیت کے خاتمے تک مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں ہماری تحریک جاری رہے گی اور اس کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ نعت صادق برادران نے پیش کی۔ اس کے بعد مقرر شعلہ بیان مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے لازوال خطاب کیا۔ سحربیانی کا جادو ہر طرف چل رہا تھا۔ طالبان کی مکمل حمائت نوازی اور شریعت بل' ہر موضوع پر کماحقہ خطاب کے جوہر دکھائے۔ آخری خطاب شاہین صفت مقرر سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی جان فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا ہوا۔ شاہین ختم نبوت نے قرآنی حکایات سے انبیاء کے زمانوں اور قرآن کے طرز کلام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے بعد بہت سارے پیغمبر آئیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی یونہی خطاب کیا اور موسیٰ علیہ السلام سے بھی' عیسیٰ علیہ السلام آئے تو قرآن نے طرز کلام بدل کر انہیں یوں بشارت دی کہ " ومبشرا برسول "ہم خوشخبری دیتے ہیں آپ کو صرف ایک رسول کی جو آپ کے بعد آنے والا ہے اور جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہو گئی تو قرآن نے فرمایا " خاتم النبیین " آخری نبی۔ نہ آدم سے پہلے کوئی تھا' نہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ہو گا۔ قرآن نے اس عقیدہ کو ایک سو بار بیان کیا۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ نے دو سو بار اس کی صراحت کی۔ صحابہؓ نے جانیں کٹا کر ختم نبوت کا علم اٹھائے رکھا۔ تابعین نے بھی اس مسئلہ کے لئے اپنے جسموں کے ٹکڑے کرائے۔ آئمہ نے اور سختی کی اور کہا کہ جو مدعی نبوت ہے اس کے دعویٰ نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے' چودہ سو سال سے امت اسی عقیدہ کی خاطر جانیں ہتھیلیوں پہ رکھے ہوئے ہے۔

آخر میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی بابرکت دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔

VISIT

Almi Majlis Tahaffuze Khatme Nubuwwat

on the Internet at

http://www.khatme-nubuwwat.org/

تبصرہ کتب

(ادارہ)

نام کتاب : احسن القرآن

مصنف : مشتاق الرحمٰن عثمانی صاحب

ناشر : مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

اللہ رب العزت نے سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کتاب کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح تلاوت کا حق ہے اور وہی لوگ مومن ہیں۔ اور تلاوت کا حق علم تجوید سے ادا ہوگا۔ لہٰذا علم تجوید کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ مصنف موصوف نے تجوید و قرآت کے طلباء کرام کی سہولت اور آسانی کے لئے جمال القرآن کے تمام مضامین کو اختصار و نئی تدریسی ترتیب کے ساتھ احسن القرآن کے نام سے تجوید کیا ہے۔ طلباء کرام اس رسالہ کو سمجھ کر یاد کرلیں تو بعد والی کتب کو سمجھنے میں کافی سہولت ہوگی۔ یہ رسالہ طلباء کے لئے ایک تحفہ ہے۔

نام کتاب : ترویحات خمسہ

مصنف : حضرت مولانا میر محمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : حافظ ڈاکٹر مشتاق الحسن صاحب

صفحات : ۱۱۲

قیمت : ۲۵

حضرت مولانا میر محمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا گمانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر لوگوں میں سے تھے تواضع اور سادگی میں سلف کی تصویر تھے۔ آپ کو عربی' اردو' فارسی' انگریزی' میں عبور حاصل تھا۔ مگر آپ باقاعدہ طور پر کسی ادارہ سے منسلک نہ تھے۔ آپ کی کئی ایک مسائل پر علمی یادگاریں محفوظ ہیں۔ ان میں ایک " ترویحات خمسہ " جو کہ مسئلہ تراویح میں تحقیقی اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے استفادہ عام کے لئے اسے شائع کیا۔ شائقین مطالعہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت نوازی اور اسلام دشمنی کی بدترین مثال

صدر مملکت' وزیر اعظم اور وفاقی وزیر مذہبی امور کے نام کھلا خط

بخدمت جناب صدر پاکستان' بخدمت جناب وزیر اعظم پاکستان' بخدمت جناب وفاقی وزیر مذہبی امور

السلام علیکم ! پاکستان حکومت نے احتساب کے نام پر جو احتساب سیل بنایا ہے اس نے کیسوں کی سماعت کے لئے غیر سرکاری وکلاء کا ایک پینل بنایا ہے۔ اس میں متعصب' جنونی' قادیانی مجیب الرحمن ایڈووکیٹ راولپنڈی کو بھی لیا گیا ہے۔

☆ مجیب الرحمن قادیانی نہ صرف قادیانی ہے بلکہ قادیانی جماعت کا سرکاری وکیل ہے۔ وفاقی شرعی عدالت' چاروں ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں قادیانی جماعت کے کیسوں کی یہی پیروی کرتا ہے۔ آنجہانی ظفراللہ قادیانی کے بعد اس مجیب الرحمن کو قادیانی جماعت کا نفس ناطقہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ یہ پہلے صرف قادیانی جماعت کا سرکاری وکیل تھا۔ اب حکومت پاکستان کا بھی سرکاری وکیل ہے۔ حکومت سے ایک ایک کیس کے لاکھوں روپے لیکر یہ قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ کرے گا۔ گویا اب قادیانیت کو آب و دانہ سرکاری خزانہ سے دیا جائے گا۔

☆ گمان یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم صاحب کے ذاتی معالج قادیانی بریگیڈیر عظمت رشید قادیانی نے میاں صاحب کے ذریعہ یا ان سے تعلقات کا فائدہ اٹھا کر احتساب سیل پر اثر رسوخ استعمال کر کے یہ ڈرامہ اسٹیج کیا ہے۔

☆ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی دھوکہ باز' جھوٹا اور بددیانت تھا۔ اب اس بددیانت دھوکے باز کے پیروکار سے احتساب کرایا جا رہا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

کیا صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر قانون' وفاقی وزیر مذہبی امور' کارپردازان احتساب سیل' حکومت کے بدترین قادیانیت نوازی کے اس اقدام پر توجہ فرما کر مداوا کی کوشش فرمائیں گے۔

والسلام

(مولانا) اللہ وسایا

رابطہ سیکرٹری : آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان' فون 514122

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

آپ کون

آپ کون ہیں؟

”میں.... میں انسان ہوں“۔

”آپ میرا مطلب نہیں سمجھے.... آپ مذہب کی رو سے کیا ہیں؟

”میں عیسائی ہوں“۔

”اوہ اچھا شکریہ.... اب آپ فرمائیں.... آپ کون ہیں؟“

”میں ایک ہندو ہوں“۔

”اوہ اچھا.... آپ بتائیں.... آپ کیا ہیں؟“

”میں ایک سکھ ہوں“۔

”اوہو اچھا.... اب آپ بتائیں‘ آپ کون ہیں؟“

”میں ایک یہودی ہوں“۔

”آپ.... آپ بتائیں“۔

”الحمدللہ میں مسلمان ہوں“۔

”خدا کا شکر ہے.... اچھا تو آپ جو اس طرف بیٹھے ہیں.... آپ بتائیں نا“۔

”مم.... میں.... میں“۔

”ہاں ہاں.... بتایئے.... آپ رک کیوں گئے“۔

”جی میں.... میں.... میں وہ ہوں“۔

”وہ.... وہ سے کیا مراد.... کیا آپ بڑے وہ ہیں“۔

”جج.... جی نہیں.... میں وہ ہوں.... احمدی“۔

”احمدی.... احمدی کیا مطلب.... احمدی تو ہر مسلمان ہوتا ہے.... لیکن مسلمان اپنے آپ کو صاف طور پر مسلمان کہتا ہے.... پھر آپ نے خود کو احمدی کیوں کہا؟“

”جی.... وہ.... میں دراصل.... مم.... مر.... مرزا.... مرزائی ہوں“۔

ملازمت کے لیے انٹرویو لینے والے آفیسر نے حیرت زدہ انداز میں اس کی طرف دیکھا اور بولے۔

”کوئی اپنا مذہب بتاتے ہوئے گھبرایا نہ شرمایا اور نہ ہچکچایا.... آپ گھبرائے بھی ہیں‘ ہچکچائے بھی اور شرمائے بھی.... اس کی وجہ؟“

”مرزائی نے پریشان ہو کر ادھر دیکھا‘ ادھر دیکھا اور پیشانی سے پسینہ پونچھا پھر مشکل سے تھوک نگلا.... اور بولا۔

”پپ.... پتا نہیں جناب! یہ بات تو آج تک کسی مرزائی کی سمجھ میں نہیں آئی“۔

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؑ لانبی بعدی

سترھویں (۱۷) سالانہ

ختمِ نبوّت کانفرنس

مُسلم کالونی (ربوہ) صِدّیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان مُحمّد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

علماء مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز

ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۹۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۳۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت پاکستان مُلتان